
اشتہاری مجرم
مظہر کلیم

اظہر کلیم

اشتہاری مجرم

[illegible]

ہر مجرم کے اندر ایک اچھا انسان پوشیدہ ہوتا ہے
لیکن ضرورت اس امر کی ہوتی ہے کہ اس پوشیدہ انسان
کو سمجھا جائے۔

انسان اور انسانیت کی سربلندی کے لیے جان کی بازی
لگا دینے والے اس جانباز عمران کا احوال جس کے سر کی
قیمت پانچ ہزار ڈالر مقرر تھی۔

[illegible]



گھوڑے اور گھوڑے سوار دونوں گرد میں اٹے ہوئے تھے۔ گھوڑے کا کوئی نام نہیں تھا۔ گھوڑے سوار کا نام ڈونا ون تھا۔ اُسے ریڈ جیک بھی کہا جاتا تھا۔ جس جگہ سے وہ آ رہا تھا، وہاں اُس کی زندہ یا مردہ گرفتاری کے جا بجا پوسٹر لگے ہوئے تھے۔ پانچ ہزار ڈالر کا انعام رکھا گیا تھا۔ اب وہ جہاں پہنچا تھا، وہاں اس کی خاطر قسمت آزمائی کرنے والا کوئی نہیں تھا۔ کوئی اُسے جانتا نہیں تھا۔ وہ بے فکر تھا۔ اس کے پاس تین ہزار ڈالر بھی تھے جو اس نے جواریوں کے ایک اڈے سے ہتھیائے تھے۔ اس نے یہ رقم زین کے نیچے چمڑے کے تھیلے میں، کچھ کر کے گرد لپٹی ہوئی پوٹلی میں چھپا رکھی تھی۔ اب وہ کچھ عرصے تک فکرِ معاش سے آزاد تھا۔ اس طرح حاصل کی گئی رقم کسی بینک پر ڈاکہ ڈالنے یا مسافروں کو لوٹنے سے بہرحال بہتر تھی۔ اُن کاموں میں اُسے جان کی بازی لگانا پڑتی تھی۔

دھوپ کی تمازت سے پسینے میں تر تر طویل مسافت طے کر کے درختوں کے جھنڈ میں داخل ہوا تو اُسے بڑا سکون ملا۔ یہاں سایہ تھا اور خنکی تھی۔ اس نے گھوڑے کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دیں اور وہ اِدھر اُدھر گھاس پر منہ مارنے لگا۔ پھر وہ نتھنوں کو پھلا کر ہنہنانے لگا۔ ڈونا ون نے اس کا اشارہ سمجھ کر کان لگا دیے۔ کہیں قریب ہی پانی بہنے کی آواز آ رہی تھی۔ اس نے گھوڑا آواز کی سمت میں بڑھایا تو کچھ دُور ایک اونچی منڈیر کی نہر دکھائی دی جو بل کھاتی ہوئی دُور تک چلی گئی تھی۔ اس سے کوئی سو گز دور گرد میں اٹی پکی سڑک تھی۔ ڈونا ون کے خیال میں وہ ٹیکسی وے اور سڑک ایک کو ملاتی تھی۔ گھوڑے نے اس نہر کی نشاندہی کی تھی اور پانی پینے کے لیے بے تاب تھا۔ ڈونا ون اُس کی خواہش پوری کرنے کو تھا کہ اُسے کسی کے چلانے کی آواز آئی۔ اور ایک گولی کی آواز نے فضا کے سکوت کو پارہ پارہ کر دیا۔ یہ آوازیں سڑک کی طرف سے آئی تھیں۔ ڈونا ون گھوڑے سے اُتر پڑا اور نہر کی منڈیر پر چڑھ کر پیٹ کے بل لیٹ گیا۔ سڑک پر ایک بگھی بھاگی جا رہی تھی۔ کوچوان نصف کھڑا اور نصف جھکا ایک ہاتھ سے باگیں سنبھالے ہوئے تھا، دوسرے ہاتھ سے گھوڑوں پر چابک برسا رہا تھا۔ بگھی کی عقبی اونچی سیٹ پر گارڈ شاٹ گن لیے کھڑا تھا اور چلا چلا کر کوچوان کو تیز چلانے کو کہہ رہا تھا۔ وہ بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتا جا رہا تھا۔ تقریباً سو گز دور دو گھڑ سوار بگھی کا پیچھا کر رہے تھے۔ ان کے ہاتھوں میں رائفلیں تھیں۔ وہ تند و تیز گولیوں کی طرح بگھی کے قریب پہنچ گئے۔ پھر ڈونا ون نے گھڑ سواروں کی بزدلی دیکھی۔ ایک نے کوچوان کو نشانہ بنایا اور دوسرے نے ایک گھوڑے کی ٹانگ کی۔ کوچوان دھڑام سے بگھی کے نیچے آ رہا اور گھوڑا بیٹھ گیا۔ بگھی کو ایک زبردست جھٹکا لگا اور گارڈ نے شاٹ گن پھینک کر دونوں ہاتھوں سے سیٹ پکڑ لیا تاکہ توازن قائم رکھ سکے۔ اُس نے گویا ہتھیار ڈال دیے۔

”نیچے اُتر و!“ ایک گھڑ سوار کی کرخت آواز ڈونا ون کے کانوں سے ٹکرائی۔

گارڈ اُن کی طرف پشت کیے اُترنے لگا تو ایک گھڑ سوار نے رائفل سیدھی کر لی۔ ڈونا ون کے ذہن میں بجلی کی طرح خیال کوندا گیا کہ وہ اُسے گولی مار دے گا۔ اُنھوں نے کوچوان کو گولی ماری تھی تو ڈونا ون کو شائبہ تک نہ گزرا تھا کہ وہ نہتے کوچوان کے ساتھ ایسا کریں گے۔ لیکن اب وہ گارڈ کا انجام دیکھ رہا تھا۔ چیتے کی سی پھرتی کے ساتھ اُس نے رائفل اُٹھائی اور اس سے پہلے کہ گھڑ سوار لبلبی دباتا، ڈونا ون کی گولی اس کی پشت میں اُتر گئی۔ وہ دل خراش چیخ مار کر اوندھے منہ گھوڑے کی گردن پر جھول گیا۔ دوسرے گھڑ سوار نے جلدی سے گھوڑے کو گھمایا اور نہر کی سمت میں اندھا دھند گولیاں چلانے لگا۔ ڈونا ون منڈیر پر دُبک کر رہ گیا۔ گولیاں ہوا میں اُڑتی ہوئی نہر کے عقب میں درختوں کے تنوں اور شاخوں سے ٹکرا رہیں۔ معاً اُسے احساس ہوا کہ گھڑ سوار بھاگ نکلے گا۔ وہ اُسے اس کا موقع دینا نہیں چاہتا تھا۔ خدشہ تھا کہ وہ اپنے مددگار لے آئے گا اور وہ اُسے راستے میں کہیں نہ کہیں آ پکڑیں گے۔ چنانچہ اُس نے منڈیر سے چھلانگ لگائی اور گھوڑے پر سوار ہو کر دوسری طرف گھوم کر سڑک کا رُخ کیا۔

گھڑ سوار ابھی وہیں موجود تھا۔ اُسے شاید احساس ہو گیا تھا کہ اُس کے مقابل اکیلا آدمی ہے۔ ڈونا ون کے سامنے نمودار ہوتے ہی وہ گھوڑے کے ایک طرف جھک کر گولیاں چلانے لگا۔ ڈونا ون نے بھی جھکائی دے کے گھوڑا اس کی طرف دوڑایا۔ اچانک گھوڑا لڑکھڑایا اور گر پڑا۔ گولیاں اُس کی گردن میں لگی تھیں اور خون کا فوارہ اچھل پڑا تھا۔ ڈونا ون کود پڑا۔ گھوڑے کو گرتے اور اُسے کودتے دیکھ کر گھڑ سوار تیزی سے اس کی طرف آیا لیکن اُسے علم نہ تھا کہ اس کے مقابل ریڈ جیک تھا جس کا نشانہ شاید ہی خطا ہوتا ہے اور جسے زندہ کرنے کا معاوضہ حکومت نے پانچ ہزار ڈالر رکھا تھا۔ اس نے گھڑ سوار سرعت سے گھوڑے کی آڑ لی اور گولی چلائی اس پر

حرکت نہ کر سکا۔ گولی اس کے دل میں پیوست ہو چکی تھی۔ ڈوناوِن نے گھوڑے کی زین کے نیچے سے نوٹوں کا چرمی تھیلا نکالا اور اُسے شانے پر ڈال کر بگھی کے پاس آگیا۔

گارڈ چاروں شانے چت پڑا تھا۔ اس کے شانے سے خون بہہ کر قمیص کو بھگو رہا تھا۔ نہ جانے وہ کس کی گولی سے زخمی ہوا تھا۔ اس کی ایک ٹانگ مرے ہوئے گھوڑے کے نیچے دبی ہوئی تھی۔ وہ پستہ قد اور مضبوط جسم کا آدمی تھا اور آہنی اعصاب کا مالک لگتا تھا۔ اس کے چہرے پر خوف یا کرب نہیں تھا، جیسے اسے ایک خوفناک لڑائی کا احساس تھا نہ اپنے زخمی ہونے کا۔ ڈوناوِن نے اس کی طرف دیکھا، پھر اس کی نظر بگھی کی سیٹ پر رکھی ہوئی ایک صندوقچی پر پڑی۔ اس پر پیتل پیوست کر ایک ہی چٹ لگی ہوئی تھی۔ ڈوناوِن کے ہونٹوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی۔ خوش بختی اس کے دروازے پر دستک دے رہی تھی۔ صندوقچی میں بھرے ہوئے نوٹ ایک طویل عرصے تک کے لیے اس کی خوشحالی کا سبب بن سکتے تھے۔ گارڈ اس رقم کو حفاظت سے کہیں پہنچانے جا رہے تھے، اور ڈوناوِن کی برادری کے لوگوں کو اس کی خبر ہو گئی تھی۔ انھوں نے رقم پار کرنا چاہی لیکن ڈوناوِن نے نہ صرف اُن کا ارادہ خاک میں ملا دیا بلکہ انھیں بھی دوسری دنیا کا راستہ دکھا دیا۔ اس مال پر حق بنتا تھا، اس نے ... انجانے میں جان پر کھیل کر اسے دوسروں کے ہاتھ میں جانے سے بچایا تھا اور شعوری طور پر اسے اپنے لیے محفوظ کر لیا تھا۔ اس نے ریوالور کا رُخ زمین پر چت پڑے ہوئے گارڈ کے سینے کی طرف کیا۔

معاً کسی نے اس کے کان میں کہا: "ابھی کچھ دیر پہلے تو تم نے اس کی جان اس لیے بچائی تھی کہ یہ نہتا اور بے بس تھا۔ اب تم ہی اس بے بس کی جان لے رہے ہو۔ رقم کے لالچ نے تم سے انسانیت چھین لی؟ تم میں اور ان لٹیروں میں فرق کیا رہ گیا؟" یہ اس کے ضمیر کی آواز تھی۔ اس نے ریوالور گارڈ کے سینے سے ہٹا لی۔ پھر اس کی ٹانگ گھوڑے کے نیچے سے نکالنے کے لیے جھکا، لیکن گھوڑا خود کاٹھی اور بگھی کے پہیے کے درمیان پھنسا ہوا تھا۔ ڈوناوِن نے اِدھر اُدھر دیکھا۔ لٹیروں کا ایک گھوڑا ابھی تک وہیں موجود تھا۔ ڈوناوِن نے اُسے پکڑ کر بگھی سے جوت دیا اور اسے ہنکایا۔ بگھی گھوم گئی اس طرح مرے ہوئے گھوڑے کی ٹانگ پہیے سے نکل آئی۔ اب ڈوناوِن نے اس کے نیچے دبی ہوئی گارڈ کی ٹانگ کھینچ لی۔ گارڈ کا چہرہ کرب کے اثر سے عاری تھا۔ ڈوناوِن نے اُسے بغل میں ہاتھ دے کر کھڑا کر دیا، تب بھی اس نے اُف تک نہیں کیا حالانکہ خون اس کے شانے سے بہتا ہوا انگلیوں سے ٹپک رہا تھا۔ ڈوناوِن اس کے حوصلے اور قوتِ برداشت پر حیران رہ گیا۔

"میں تمھارا بے حد احسان مند ہوں۔" گارڈ نے کہا۔ "مجھے ڈیوڈ سانڈرس کہتے ہیں۔"

"اور مجھے ریڈ۔" ڈوناوِن نے کہا اور کن انکھیوں سے اس کی طرف دیکھا اور اس کے چہرے پر حیرت یا خوف کے تاثرات نہ پا کر مطمئن ہو گیا۔ پھر کہنے لگا: "میرا خیال ہے تم ڈرگی کریک جا رہے ہو۔ آگے وہی قصبہ ہے نا؟"

"ہاں۔ میں وہیں جا رہا ہوں۔" سانڈرس نے جواب دیا۔ "بڑے شور شرابے کی جگہ ہے۔ وہاں کانیں ہیں، اور کانیں ہیں تو پیسہ ہے۔ نئے آبادکار دھڑا دھڑ آ رہے ہیں۔ ان کے ساتھ جرائم پیشہ، ریڈ انڈین اور میکسیکو کے جھگڑالو لوگوں کی بھی کھیپ کی کھیپ ہے۔ لگتا ہے پورے ملک کے بدمعاش یہیں جمع ہو گئے ہیں۔"

"اگر میں بھی تمھارے ساتھ چلوں تو؟" ڈوناوِن نے کہا۔ "میرا گھوڑا نہیں رہا اور مجھے بھی ڈرگی کریک ہی جانا ہے۔"

"ضرور چلو۔" سانڈرس خوش ہو گیا۔ "شاید راستے میں مجھے تمھاری مدد کی ضرورت پڑ جائے۔ ڈرگی کریک یہاں سے ابھی بیس میل دور ہے۔ راستے میں کوئی آبادی نہیں ہے۔ لٹیروں کو اپنا کام کر جانے کا بڑا موقع ہے۔"

دونوں بگھی میں کوچوان کی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ سانڈرس نے ایک ہاتھ سے باگیں سنبھال لیں اور بگھی ہچکولے کھاتی ہوئی چل پڑی۔

ڈوناوِن نے اس کی طرف پیٹھ موڑتے ہوئے کہا: "جہاں تک میری بات ہے تو میری طرف سے کوئی بھی لٹیرا اس صندوقچی کو لے جائے۔"

"کیا مطلب؟" سانڈرس نے حیرت سے کہا۔ "پھر تم نے جان کی پروا نہ کرتے ہوئے مداخلت کیوں کی؟ صرف قتل کے لیے؟ کیا تمھارا مقصد یہ نہ تھا کہ رقم حفاظت سے بینک تک پہنچ جائے؟"

ڈوناوِن نے جواب دیا: "میری نگاہوں میں اس رقم کی اتنی ہی اہمیت ہے جتنی ایک لٹیرے کو ہو سکتی ہے۔ میرے لیے مقامی اور نئے آبادکار دونوں برابر ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ مقامی لوگ یہ رقم بینک میں جمع کروانے جا رہے ہیں تو یہ ان کے پاس آئی

کہاں سے ہاتھ آئے ۔ لوٹنے کا ایک انداز وہ ہے جو ابھی ہم نے دیکھا ہے دوسرا شریفانہ طریقے سے لوٹ کھسوٹ ہے ۔ کچھ خانماں برباد لوگ کسی ایسی زمین پر آکر بس گئے ہیں جو کسی کی ملکیت نہیں ہے ، لیکن بڑے پیٹ والوں نے اس پر قبضہ جما رکھا ہے ۔ وہ ان نئے آبادکاروں کو بے دخل کرنا چاہتے ہیں ، لیکن اس کے لیے طریقہ کیا اپناتے ہیں ؟ رات کی تاریکی میں نقاب پوش غنڈوں سے ان کے گھروں اور کھیت کھلیانوں کو آگ لگوا دیتے ہیں ۔ انھیں قتل کراتے ہیں ۔ ان کی عورتوں کی بے حرمتی کراتے ہیں ، عورتوں اور بچوں کو بھوکے مرنے کے لیے علاقے سے نکال دیتے ہیں ۔ ان کے مویشیوں پر قبضہ کر لیتے ہیں ، اس طرح چراگاہوں اور پیداوار پر ان کا تسلط رہتا ہے اور وہ دولت بینکوں میں جمع کراتے ہیں ۔ کبھی لٹیرے ان رقوم کو اپنے استعمال میں لاتے ہیں تو اس میں حرج کیا ہے ؟ “

” پھر بھی قانون کی بالادستی قائم رہنا چاہیے ورنہ آدمی کا جینا دوبھر ہو جائے گا “ ساﻧﮉرس نے آہستہ سے کہا ۔

” قانون ! “ ڈوناون زہرخند سے بولا ” شیرف کو تنخواہ کون دیتا ہے ؟ یہی موٹے پیٹ والے زمیندار ۔ فیڈرل مارشل دورے پر آتا ہے تو اُس کی آؤ بھگت کون کرتا ہے ؟ یہی لوگ دولت بھی ان کی اور قانون بھی ان کی جیب میں ! اب مجھے جھوٹا کہہ کر قہقہہ لگانے پر مجبور نہ کرنا “

” تمھاری کچھ باتیں درست ہیں ، ریڈ “ ساﻧﮉرس بولا ۔ ” لیکن اگر لاقانونیت اور ڈاکہ زنی کو روکا نہ گیا تو حالات بدتر ہو جائیں گے ۔ مجرم کسی پر رحم نہیں کرتا ہے خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم ۔ جہاں تک نئے آبادکاروں اور مقامیوں کے جھگڑے کا تعلق ہے تو اُس کے لیے سمجھ بوجھ سے کام لینے کی ضرورت ہے ڈاکہ زنی پر خوش نہیں ہونا چاہیے “

” بہرحال مجھے اس سے سروکار نہیں ہے “ ڈوناون نے شانے اُچکا کر کہا ” میرے نزدیک ہر شخص کو اس کی سوچ کے مطابق کام کرنے کی آزادی ہے ، میں صرف اپنے لیے جیتا ہوں “

” شاید تمھیں کوئی تلخ تجربہ ہوا ہے “ ساﻧﮉرس اس کی طرف دیکھ کر بولا ۔

ڈوناون کافی دیر تک خاموش رہا ۔ وہ اپنے بارے میں کسی کو بتاتا نہیں تھا ، لیکن نہ جانے کیوں ساﻧﮉرس کی شخصیت نے اُسے متاثر کیا تھا ۔ وہ کہنے لگا ” میرا باپ کاشتکار تھا ۔ ایک بااثر زمیندار نے اُسے بیگار میں اپنے پاس رکھ لیا ۔ اُسے ایک غلام کی طرح جیسے قید کر لیا ۔ ہم فاقے گزرنے لگے ۔ ایک دن میرے باپ نے اس قید سے نکلنے کی کوشش کی ۔ اگلے روز اُس کی لاش گولیوں سے چھلنی چھلنی ملی ۔ اُس وقت میری عمر پندرہ سال تھی “

” تم نے بھی تو کسی کو گولی کا نشانہ بنایا ہوگا ؟ “ ساﻧﮉرس بولا ۔

” میں نے اپنے باپ کا انتقام لینے کے لیے کسی کو قتل نہیں کیا “ ڈوناون نے جواب دیا ” میں اس زمیندار کی آواز کو نہیں بھولا ہوں ۔ اُسے ہزاروں میں پہچان لوں گا ۔ میں اس کی تلاش میں ہوں ۔ میں ہاتھ ملانے کا تنہا راہی ہوں ۔ مجھے مقامی زمینداروں سے ہمدردی ہے نہ نئے آبادکاروں سے “

” یہ بات نہیں ہے ریڈ “ ساﻧﮉرس نے اس کی طرف دیکھ کر کہا ” اگر تم صرف اپنے آپ کے لیے ہوتے تو لوٹوں کی بھی مدد نہ چھوڑتے ۔ تم نے مجھ پر رائفل تان کر بہادری دکھائی تھی ، اور تب ہی میں سمجھ گیا تھا کہ تم باضمیر آدمی ہو “

ڈوناون ہنسنے لگا ، پھر وہ گھوڑی کے پٹھے کو تھپتھپا کر بولا ۔

” میں قناعت پسند ہوں ۔ میرے لیے یہ کافی ہیں “

اس نے ساﻧﮉرس کی طرف دیکھا تو اُس کے چہرے پر زردی چھا رہی تھی ۔ ڈوناون نے باگیں اس کے ہاتھ سے لیں اور اسے سیٹ سے ٹیک لگانے کو کہا ۔ اُس نے بگھی کی رفتار بھی دھیمی کر دی تاکہ ساﻧﮉرس کو زیادہ جھٹکے نہ لگیں ۔ سڑک کے ایک طرف صنوبر کے بڑے بڑے درخت تھے ، اور دوسری طرف وہ نہر تھی جو آگے بڑھتے بڑھتے ندی کی شکل اختیار کر چکی تھی ۔ اس کی منڈیریں زمین کے برابر ہو گئی تھیں ۔ سڑک اور اُس ندی کے درمیان میں اُونچا نیچا میدان تھا جس پر کہیں کہیں گھاس کے قطعے تھے ، وہ تھوڑی دُور گئے تو ایک منظر دیکھا ۔ ایک بدوضع پرانا چھکڑا نصف کے قریب پانی میں ڈوبا کھڑا تھا ۔ اس کی چھت بدرنگ ٹین کی تھی ۔ اُسے کھینچنے کے لیے خچر اور بیل بندھے ہوئے تھے ۔ چھکڑے میں سامان بھرا ہوا تھا ۔ سامنے ایک بوڑھا اور ایک جوان لڑکی نظر آرہے تھے ۔ اُسے پانچ گھوڑے سواروں نے گھیرے میں لے رکھا تھا ۔ اُن میں سے ایک نے چہرے پر نقاب چڑھا رکھی تھی ۔

” بوڑھا اور لڑکی نئے آبادکار ہیں “ ساﻧﮉرس نے اُن کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ” لگتا ہے یہ لوگ اطراف میں کہیں چلی گئی ہے “

” لڑائی میں جیت ایک طرف کی ہوتی ہے ۔ اس لڑائی میں نئے آبادکاروں کے جیتنے کے امکان کم ہیں “ ڈوناون بولا ۔

” تمھیں اس سے کیا غرض ! “ ساﻧﮉرس نے اس پر طنز کی ” تم تو صرف اپنے لیے جیتے ہو ! “

"ہاں۔" ڈوناوان نے کہا اور بگھی کا رُخ منڈی کی طرف موڑنے لگا۔

"یہ کیا کر رہے ہو؟ وہاں کہاں جا رہے ہو؟" سانڈرس جلدی سے بولا۔

"گھوڑوں کو تھوڑا سا پانی پلائیں۔" ڈوناوان نے جواب دیا۔

اس نے چھکڑے اور سواروں سے کچھ فاصلے پر بگھی منڈی کے کنارے کھڑی کر دی۔ گھوڑے سر جھکا کر پانی پینے لگے اور وہ چھکڑے کی طرف دیکھنے لگا۔ بوڑھا ہڈیوں کا ڈھانچہ تھا۔ لڑکی نوخیز تھی لیکن صحت مند اور مضبوط جسم کی مالک تھی۔ وہ اس بوڑھے کی بیوی نہیں لگتی تھی۔ بوڑھا اپنا اِستخوانی ہاتھ ہلا کر غصّے سے کہہ رہا تھا: "مجھے زمین کا قطعہ گورنمنٹ کی طرف سے ملی ہے۔ میرے پاس اس کے کاغذات ہیں۔ وہ میری ملکیت ہے اور مجھے اس کے گرد باڑ لگانے کا پورا حق ہے۔ میرے کاغذات پر صدرِ امریکا کے دستخط ہیں۔ مجھے اپنی زمین کو محفوظ کرنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔"

نقاب پوش نے قہقہہ لگا کر کہا: "تمھاری گردن پتلی بھی ہے، کھینچ کر وہ خاصی لمبی ہو سکتی ہے۔"

دوسرے سوار اس کی بزدلی پر ہنسنے لگے۔ ڈوناوان کے اعصاب میں تناؤ آ گیا۔ اُسے بوڑھے کو دیکھ کر اپنا باپ یاد آ گیا۔ بوڑھا بھی اس کی طرح اپنی بقا کے لیے سینہ سپر تھا، اور شاید اس کا بھی وہی انجام ہو جو ڈوناوان کے باپ کا ہوا تھا۔ جس بات نے اُسے زیادہ متاثر کیا تھا وہ بوڑھے اور لڑکی کی جرأت مندی تھی۔ دونوں کمزور ہونے کے باوجود ان مسلح آدمیوں کے سامنے ڈٹے ہوئے تھے اور ڈوناوان بہادروں کی قدر کرتا تھا۔ لڑکی نے جلد ہی اپنی بہادری کا ثبوت دے ڈالا۔ اُس نے پھرتی سے چھکڑے میں بچھے ہوئے کپڑے کے نیچے سے دو نالی شاٹ گن نکالی اور اُسے سنبھالا ہی تھا کہ نقاب پوش نے سرعت سے اپنے ہولسٹر سے پستول نکال کر ان دونوں کے سامنے کر دیا۔

"لو، بندوق نیچے رکھ دو۔" بوڑھے نے لڑکی سے کہا: "یہ خونی لوگ ہیں اور بچوں پر بھی رحم نہیں کھاتے ہیں۔"

"کیا عجیب نام ہے!" ڈوناوان نے دل میں کہا۔

"نیچے اتر آؤ۔" نقاب پوش نے حکم دیا۔ "اور جس طرف سے آئے ہو، اُدھر چلتے بنو۔"

"ہرگز نہیں۔ وہ زمین میری ہے اور رہے گی۔" بوڑھے نے تڑپ کر کہا۔

"تم کو مشورہ دیا گیا تھا کہ یہ تمھارا نہیں ہے۔" نقاب پوش نے کہا: "تم کسی اور طرف جاؤ، جہاں سینگ سمائیں نکل جاؤ۔ تمھیں کوئی نہیں روکے گا۔"

"میں تمھیں ... میں تمھیں گولی مار دوں گا۔" بوڑھا غصّے سے کانپتے ہوئے بولا۔

"اپنا شوق پورا کر دیکھو، کارتھ!" نقاب پوش نے اس کے غصّے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا: "معلوم ہوتا ہے کہ تم اپنی زمین کے گرد لگانے کے لیے خاردار تار ڈرکی کریک سے خریدنے جا رہے تھے۔"

"جا رہا ہوں۔" بوڑھا اکڑ کر بولا: "میں جو چاہوں اپنی زمین پر کروں۔"

"تم کچھ نہیں کر سکتے۔ اب جلدی سے چلتے پھرتے نظر آؤ ورنہ میں مجبوراً تمھاری کھوپڑی اڑا دوں گا۔" نقاب پوش نے اپنا رویہ سخت کر لیا۔

لڑکی چھکڑے سے اتر پڑی اور نقاب پوش پر شاٹ گن تان کر بولی: "اگر بہادر ہو تو مقابلہ کرو۔ مجھے مار دو یا مر جاؤ۔"

"لو۔" میک کارتھ بھی چلا کر چھکڑے سے اتر پڑا اور اس نے لڑکی سے گن چھیننے کی کوشش کی، لیکن لڑکی نے اس کے ہاتھ کو جھٹک دیا۔

"یہیں دیر ہو رہی ہے۔" سانڈرس نے جھک کر ڈوناوان سے کہا۔ اس نے سنی ان سنی کر دی۔

"تمھیں تو میں اپنے ساتھ لے جانے کا حق رکھتا ہوں۔" نقاب پوش نے لڑکی سے کہا: "ایک اتنی خوب صورت چیز کو مٹی میں نہیں ملنے دینا چاہیے۔"

"تو دیر کیوں کر رہے ہو؟" لڑکی ہنس کر بولی: "بڑھو آگے اٹھاؤ مجھے! کتّے کے بچے!"

نقاب پوش نے اُس پر پستول تان لیا۔ دوسرے سواروں نے بھی رائفلیں شانوں سے اتار لیں۔ سانڈرس نے اپنا ٹھیک ہاتھ پاس رکھی ہوئی شاٹ گن پر رکھا۔

"ریڈ!" اس نے کہا: "پانچ کرائے کے قاتلوں کے سامنے تم اکیلے ہو، میں تو ناکارہ ہو چکا ہوں۔ میرا بہت خون بہ چکا ہے اور لگتا ہے میں بے ہوش ہونے والا ہوں۔"

ڈوناوان نے اُسے کوئی جواب نہ دیا، اور للکار کر نقاب پوش سے کہا: "او لیٹرو! ہمارا راستہ چھوڑو۔ بہت دیر سے راستہ روکا ہے تم لوگوں نے!"

نقاب پوش نے پلٹ کر اس کی طرف دیکھا اور بولا: "تم ہو کس کھیت کی مولی؟"

"میرا نام ریڈ ہیک ہے!" ڈوناوان نے سرد لہجے میں کہا۔

"ریڈ ہیک ...!" نقاب پوش اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھ کر چلایا۔

"اس کے سر کی قیمت پانچ ہزار امریکی ڈالر ہے!"

"لیکن ابھی سے انھیں خرچ کرنا شروع مت کردو!" ڈوناون نے کہا۔ "ان لوگوں کو چھوڑ دو ورنہ تم لوگ انعام کی رقم لینے کی بجائے مکھیاں اڑاتے رہ جاؤ گے۔"

"تم غلط جگہ پر ٹانگ اڑا رہے ہو!" نقاب پوش اس کے روبرو ہو کر بولا۔

"مجھ میں صبر کا مادہ کم ہے۔ ان لوگوں کو ان کی راہ جانے دو۔" ڈوناون کے لہجے میں حکم تھا۔

ماحول پر خاموشی چھا گئی۔ سارے گھوڑے سوار ساکت تھے۔ بوڑھا اور لڑکی ایک دوسرے کا سہارا لیے دم بخود کھڑے تھے۔ سانڈرس بگھی میں بے چینی سے پہلو بدل رہا تھا اور ڈوناون منتظر تھا۔ پھر اچانک جیسے بھونچال آ گیا۔ سارے افراد بیک وقت حرکت میں آ گئے۔ جیسے جیتے بجلی سے چل پڑے ہوں۔ ندی میدان اور درختوں کی خاموشی بارود کی دھماکوں سے گویا دہلنے لگی۔ فضا میں شعلوں کی چمک تھی یا دھواں تھا۔ سانڈرس چھلانگ لگا کر بگھی کی اندرونی سیٹوں پر آ گیا تھا۔ ڈوناون نے جست لگا کر بگھی کے ایک طرف پوزیشن سنبھال لی تھی۔ بوڑھا اور لڑکی جھکڑے میں دبک گئے تھے۔ کھلے میدان میں نقاب پوش اور سوار رہ گئے تھے اور وہ اندھا دھند گولیاں چلا رہے تھے۔ پھر ایک سوار اچھل کر ندی میں جا پڑا اور ڈبکیاں کھانے لگا۔ دوسرے نے گھوڑے پر سے ندی میں چھلانگ لگا دی اور تیرنے لگا۔ ایک سوار کو پیچھے سے گولی لگی اور وہ گھوڑے کی گردن پر ڈھیر ہو گیا۔ ڈوناون نے سر اٹھا کر دیکھا تو لڑکی کمر تک پانی میں کھڑی تھی۔ اسی کی شاٹ گن نے سوار کو دوسری دنیا میں پہنچا دیا تھا۔ دوسرے سوار نے لڑکی کو گولی چلاتے دیکھ لیا تھا۔ اس نے گھوڑا لڑکی کی طرف گھمایا تو ڈوناون اپنی جگہ سے نکل کر اس کی طرف دوڑا، اور اس کی گولی سوار کی پشت سے آر پار ہو گئی۔

معاً ڈوناون کو لگا جیسے کسی نے ہتھوڑے سے اس کے کان کی پشت پر ضرب لگائی ہو۔ وہ تیورا کر گرا۔ کان سے سر اور گردن تک کا حصہ جیسے بھٹی میں جا پڑا تھا۔ سر میں چنگاریاں بھر گئی تھیں۔ خون سے اس کا ایک بازو تر ہو رہا تھا۔ اس نے دھندلی آنکھوں سے دیکھا کہ نقاب پوش ... درختوں کی طرف گھوڑا دوڑائے جا رہا تھا، اور گردو پیش میں ایک سناٹا سا تھا۔ اس کے حواس درست ہوئے تو اس نے دیکھا کہ وہ زمین پر پڑا تھا اور اس کا سر لڑکی کے زانو پر تھا۔ اس کے سر پر گیلی پٹیاں بندھی ہوئی تھیں۔ بوڑھا سامنے کمر پر ہاتھ رکھے کھڑا مسکرا رہا تھا۔

"سانڈرس کہاں ہے؟" ڈوناون نے نحیف آواز میں کہا۔

"میں ٹھیک ٹھاک ہوں۔" سانڈرس نے سامنے آ کر کہا۔ اس نے ایک ہاتھ سے اپنا زخمی بازو پکڑ رکھا تھا۔ "مجھے معلوم نہ تھا کہ تم ریڈ جیک ہو۔"

"اب تو معلوم ہو گیا ہے نا؟" ڈوناون نے کہا اور اس کے چہرے پر پھیکی مسکراہٹ پھیل گئی۔ اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں اور وہ بے ہوش ہو گیا۔

●

ڈوناون نے آنکھیں کھولیں تو ٹڈوں کی مکروہ آوازوں کے سوا مکمل سناٹا چھایا ہوا تھا۔ وہ اونچی اونچی جھاڑیوں کی پناہ گاہ میں تھا جن کے اطراف میں موٹے موٹے تنوں کے درخت تھے اور ان کی شاخیں جھاڑیوں پر جھک آئی تھیں۔ اس طرح دوپہر کی تیز دھوپ جھاڑیوں میں نہیں آ رہی تھی۔ ڈوناون نے سر اٹھانا چاہا لیکن شدید درد کی لہر دوڑ جانے سے کراہ کر رہ گیا۔ اسے کان کے پیچھے زخم کا خیال آیا اور اس کا ہاتھ لاشعوری طور پر سر کی طرف اٹھ گیا۔ سر سے گردن تک پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور اس کی نگاہوں کے سامنے لو کا چہرہ گھوم گیا۔ ایک سوال تیر کی طرح اس کے دماغ میں سنسنایا۔ وہ کہاں ہے؟ بوڑھا میک گارتھ اور سانڈرس کہاں ہیں؟ وہ ہاتھوں پر زور ڈال کر بمشکل اٹھ بیٹھا۔ ان تینوں میں سے ایک بھی وہاں نہیں تھا۔ معاً اس کے کانوں میں گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز آئی اور اس نے گردن گھما کر دیکھا تو ایک جھاڑی کی موٹی شاخ سے گھوڑا بندھا نظر آیا۔ پھر اس کی نظر کوٹ کی آستین پر گئی تو ایک چٹ پن سے لگی ملی۔ اس پر پنسل سے لکھا تھا "ڈیئر تمہارا ہی! بہت سارے آدمی آتے دکھائی دیے سو میں تمہیں یہاں گھسیٹ لایا۔ وہ لوگ میک گارتھ اور لورین کو اپنے ساتھ لے گئے ہیں۔ وہ لڑکی ریک کا نام لے رہے تھے۔ میرا مشورہ ہے کہ تم ان کی خاطر اپنے آپ کو خطرے میں مت ڈالو۔ تمہارا کہیں نمودار ہونا ہی تمہارے لیے خطرے کا باعث ہو سکتا ہے... سانڈرس۔"

اب اسے لڑکی کا پورا نام معلوم ہوا تھا اور اس میں کوئی شبہ نہیں رہا تھا کہ وہ میک گارتھ کی بیٹی ہی تھی۔ چٹ پڑھ کر سر میں ٹیس اور زخم میں درد کا احساس جاتا رہا۔ جسم میں ایک برقی رو دوڑ گئی۔ اسے اپنے اندر ایک نئی طاقت کا احساس ہوا۔ معاً اسے اپنے نوٹوں کے تھیلے کا خیال آیا۔ اس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ گھاس میں دبا ہوا نظر آ گیا۔ اس نے لپک کر اسے اٹھایا اور کھولا تو

نوٹوں کی گڈیاں، نوٹوں کی لڑیاں موجود تھیں۔ ان کے علاوہ بسکٹ بھی تھے۔ اُس نے دل ہی دل میں سانڈرس کی دیانت داری اور خلوص کی تعریف کی اور خشک بسکٹ چبانے لگا۔ بھوک کچھ کم ہوئی تو اُس نے گھوڑا کھولا اور اپنے خفیہ مسکن سے نکل کر ندی پر گیا۔ وہاں پانی پیا، ہاتھ منہ دھویا اور ٹرکی کریک کا راستہ پکڑا۔ دھوپ کی تمازت میں کمی آتی جارہی تھی اور وہ سرپٹ گھوڑا دوڑا رہا تھا۔ کچھ دُور گیا تو اُسے نقاہت محسوس ہونے لگی۔ اُس نے سوچا کہ اس حالت میں تو وہ کسی اکیلے آدمی سے بھی مقابلہ نہیں کرسکے گا۔ اُس نے گھوڑے کی باگیں ڈھیلی چھوڑ دیں۔ گھوڑا اشارہ سمجھ گیا اور آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ شام کے سائے لمبے ہونے لگے تو اُس نے سوچا کہ آرام کرکے تازہ دم ہونا ضروری ہے، ورنہ ٹرکی کریک پہنچنے تک نڈھال ہوجائے گا۔ چنانچہ وہ محفوظ جگہ تلاش کرنے لگا۔ کچھ دیر میں اُسے درختوں کا ایک جھنڈ مل گیا۔ اس نے گھوڑا ایک درخت کے تنے سے باندھ دیا اور گھاس توڑ توڑ کر آرام دہ بستر سا بنالیا۔ تھیلا اس نے سرہانے رکھا اور لیٹ گیا۔ روشنی درختوں کے پتوں سے چھن چھن کر آرہی تھی، جو رفتہ رفتہ معدوم ہوتی گئی اور اُس کے ساتھ ہی وہ بھی سوگیا۔

وہ جاگا تو اس کا خیال تھا کہ ابھی رات ہوگی اور وہ خاموشی سے سورج نکلنے سے پہلے ٹرکی کریک میں داخل ہوجائے گا۔ لیکن اُسے یہ دیکھ کر حیرت ہوئی کہ وہ تقریباً دس گھنٹے بے خبر سوتا رہا۔ شبنم کے قطرے اُسے آخری پہر کا احساس دلا رہے تھے۔ اُس نے اُٹھ کر گھوڑا کھولا اور چل پڑا۔ وہ ٹرکی کریک میں داخل ہوا تو سورج طلوع ہورہا تھا۔ لگتا تھا سارا قصبہ سو رہا تھا۔ ہو کا عالم طاری تھا۔ سوائے ایک لاغر کتے کے کہیں کسی جاندار کا کوئی وجود نہیں تھا۔ ایک قطار میں بنے ہوئے کچی اینٹوں کے مکانوں پر سنّاٹے کا پہرہ تھا۔ دائیں ہاتھ پر بنڈ کاؤں کے ساتھ ہوٹل تھا لیکن وہ بھی بند تھا۔ وہ آگے بڑھا تو دائیں ہاتھ پر ہی سڑک کے سرے پر جیل نظر آئی۔ اس کے سامنے بائیں ہاتھ کے کچے راستے پر زندگی کے آثار کی صورت میں ایک کینوس سے بند چھکڑا آتا نظر آیا۔ اس کے سامنے کا حصّہ کھلا تھا اور پیوند لگے کپڑوں میں ایک شخص بیلوں کو ہنکا رہا تھا۔ اس کے پیچھے ایک عورت اور دو بچے تھے۔ چھکڑا قریب آیا تو اس نے دیکھا کہ عورت اور بچوں کے چہروں پر ہوائیاں اُڑ رہی تھیں جیسے وہ کسی بات سے دہشت زدہ تھے۔ مرد بھی پریشان نظر آرہا تھا۔

"صبح صبح کہاں چل دیے؟" ڈونا ون نے دوستانہ لہجے میں اس سے کہا۔

آدمی نے سر کو خفیف سا جھٹکا دیا، منہ سے کچھ نہ بولا۔

"کچھ ناراض معلوم ہوتے ہو؟" ڈونا ون نے مزاحاً کہا۔ "میں تمھیں نقصان نہیں پہنچاؤں گا۔ پردیسی ہوں، ابھی ابھی یہاں پہنچا ہوں۔ یوں لگتا ہے تم بھوتوں سے ڈر کر بھاگ رہے ہو؟"

"میں اپنے بیوی بچوں کو یہاں سے نکال لیے جا رہا ہوں۔" وہ آدمی بولا۔ "اگر یہ کم ہوتے تو کچھ کر بھی لیتا۔"

"کس بارے میں؟" ڈونا ون نے پوچھا۔ "کیا کر لیتے؟ کس کے خلاف؟"

"میک گارتھ کے گلے میں پھندا ڈال کر اسے درخت سے لٹکایا جانے والا ہے۔ اس کی بیٹی کو تیس کوڑے لگائے جائیں گے نہیں، نہیں، میں یہ منظر اپنے بچوں کو نہیں دکھا سکتا۔ میں انھیں لے کر یہاں سے جارہا ہوں۔ حالات ٹھیک ہوجائیں گے تو آجاؤں گا۔۔" چھکڑا آگے بڑھ گیا اور ڈونا ون گم صم وہیں کھڑا رہا۔ اس نے اُس آدمی کی پوری بات نہیں سنی تھی۔ صرف میک گارتھ اور لورین کو ملنے والی سزاؤں کا سن کر ہی اس کا ذہن ماؤف ہوگیا تھا۔ پھر اُس نے جھرجھری لی اور جیل کا رُخ کیا۔ وہاں بھی کوئی نہیں تھا۔ شاید مارشل میک گارتھ کو پھانسی چڑھانے اور لورین کو کوڑے لگانے لے گیا تھا۔ ڈونا ون نے جیل کے عقب کا رُخ کیا۔ وہاں کھلے میدان میں جم غفیر تھا۔ مرد، عورتیں اور بچے نیم دائرے کی شکل میں بیٹھے تھے۔ میدان کے ایک کنارے پر دو درخت تھے۔ ایک درخت سے موٹا رسّا لٹک رہا تھا۔ اُس کا دوسرا سرا پھندے کی شکل میں بوڑھے میک گارتھ کی گردن میں تھا۔ وہ ایک کمزور سے خچر پر بیٹھا ہوا تھا اور اُس کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے۔ دوسرے درخت کے ساتھ لورین رسّیوں سے بندھی ہوئی تھی۔ اُس کے ہاتھ بھی تنے کے پیچھے لے جاکر باندھ دیے گئے تھے۔ جیل کی عقبی دیوار اور میدان کے درمیان میں درخت ہی درخت تھے۔ ڈونا ون اُن کی آڑ میں جا کھڑا ہوا۔

لوگوں کے درمیان سے ایک شخص اُٹھا اور اُن کی طرف منہ کرکے کھڑا ہوگیا۔ میک گارتھ اور لورین کی طرف اس کی پشت تھی۔ اُس نے بلند آواز سے کہا "خواتین اور حضرات!"

ڈونا ون کے سر سے پاؤں تک جھرجھری دوڑ گئی۔ وہی آواز تھی جسے وہ مرتے دم تک بھول نہ سکتا تھا۔ جو بچپن سے اب تک اُس کے کانوں میں گونجتی رہی تھی۔ اُس کے باپ کے قاتل کی آواز۔۔۔ وہ اسی کی تلاش میں سرگرداں تھا۔

وہ ایک دراز قد اور توانا شخص تھا۔ وہ کہہ رہا تھا۔ "اب
یہاں انصاف کا آغاز ہو رہا ہے۔ آج ان غلیظ انسانوں کا انجام
سامنے ہے..."
ایک آدمی شراب کی بوتل لہراتے ہوئے مستی سے بولا۔
"اے کوشی! ایک پری پیکر کو کوڑے لگانا بڑے ستم کی بات ہے
بڑا کس مقصد کے لیے ہے۔"
مردانہ قہقہے بلند ہوئے، اور ڈوناوان نے دل میں کہا۔
"اچھا، اس کا نام کوشی ہے!"
کوشی سر سے ننگا تھا۔ اس کا چہرہ چوڑا اور چپٹا تھا۔ جبڑے مضبوط تھے۔ بال چھوٹے چھوٹے اور گھنگھریلے تھے۔ ان پر سیاہی چھا رہی تھی۔ اس نے چمڑے کی جیکٹ پہن رکھی تھی۔ جس پر سنہرے نقش و نگار بنے ہوئے تھے۔ اس نے ریشمی قمیص کی آستینیں الٹ رکھی تھیں، اور اس کی موٹی کلائیاں نمایاں تھیں۔ اس نے بات جاری رکھتے ہوئے کہا۔ "یہ پناہ گیر قابو سے باہر ہوتے جا رہے ہیں۔ انہوں نے آکر ہماری مہذب اور امن پسند برادری کی ناک میں دم کر رکھا ہے۔ زمینوں پر اس طرح قبضہ جما لیا ہے جیسے یہ ان کی موروثی ملکیت ہو۔ ان کے مویشی ہماری ساری گھاس چر ڈالتے ہیں۔ اپنی مقبوضہ زمین کے گرد خاردار تار لگانا چاہتے ہیں تاکہ ہمارے معصوم مویشی ان سے کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں۔ یہی نہیں بلکہ ان وحشیوں نے قتل و غارت پر کمر باندھ رکھی ہے۔ یہاں کے بے گناہ شریف لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار رہے ہیں۔ اس بڈھے سیک گارتھ اور اس کی خوبصورت عورت کے روپ میں چڑیل کو لو۔ ان خبیثوں نے تمہارے ایک شریف اور سیدھے سادے بھائیوں کو نہایت سفاکی سے قتل کر کے مار ڈالا۔ ان کا قصور صرف یہ تھا کہ انہوں نے ان باپ بیٹی کو سمجھانا چاہا تھا وہ ہمارے صاف ستھرے ماحول کو پلید نہ کریں۔ خون کا بدلہ خون... اب اس بڈھے کو پھانسی لگا رہے ہیں تاکہ اس کے دوسرے ساتھی اور ہمارے خون کے پیاسے عبرت پکڑیں... ہماری زمینیں چھوڑ کر جہاں سے آئے تھے وہاں چلے جائیں۔ ہم عورتوں کو پھانسی دینے کے قائل نہیں ہیں ورنہ اس کی قاتل لڑکی بھی اسی سزا کی مستحق ہے۔ رحم دلی سے کام لیتے ہوئے اسے صرف کوڑے لگائے جائیں گے..."
مجمع نے پرجوش انداز سے نعرہ لگایا۔
کوشی کہہ رہا تھا۔ "ان مجرموں کا فیصلہ ہماری شہری کمیٹی نے کیا ہے۔ جیسا کہ تم جانتے ہو کہ اس کا چیئرمین ہول سلاٹ ہمارا اجلاس ہوا تھا اور اس میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ اب ہم یہاں اپنا قانون چلائیں گے۔ شہر کی ڈوبن ہمارے ساتھ ہے۔"
مجمع نے ایک بار پھر نعرہ لگایا اور مسنک کے بل زمین پر گر گیا
ایک گبرا سا آدمی ہاتھ میں ہنٹر لیے تیجر کے پاس جا کھڑا ہوا اور کوشی کی طرف دیکھنے لگا جیسے اس کے حکم کا منتظر ہو۔ تیجر کو ہنٹر لگنے لگا اور وہ بھاگے گا تو سیک گارتھ پھانسی لگ جائے گا۔ اب ڈوناوان مزید انتظار نہ کر سکا۔ اس نے گن سنبھالی اور گھوڑے کو ایڑ لگائی۔ چشم زدن میں وہ سیک گارتھ کے آگے جا رکا۔ گھوڑے کی آواز سن کر کوشی پلٹا تھا اور دونوں روبرو تھے۔ کوشی نے کمر کی پیٹی سے ریوالور نکالنے کی کوشش کی تھی لیکن ڈوناوان نے اسے گن کی زد میں لے لیا تھا۔
"اپنے ہاتھ ڈھیلے چھوڑ دو ورنہ تمہارے پیچھے بیٹھے ہوئے آدمی لاشوں میں تبدیل ہو جائیں گے۔" ڈوناوان نے کڑک کر کہا۔
"اور اپنے آدمیوں سے کہو کہ ان دونوں کو کھول دیں۔"
یہ سن کر کوشی کے عقب میں بیٹھے ہوئے لوگوں میں کھلبلی مچ گئی۔
"ویری چیپ!" کوشی نے بے خوفی سے کہا۔ "تمہارا بے حد شکریہ کہ تم خود چلے آئے۔ ہمیں اپنے پیچھے آنے کی زحمت سے بچا لیا۔"
"شاید۔" ڈوناوان بولا۔ "لیکن تم مجھے پھانسی پاتے دیکھنے کیلئے زندہ نہیں رہو گے۔"
اسے معلوم تھا کہ مجمع میں کچھ نشانہ باز بھی ہوں گے۔ ... کوشی کا اشارہ پا کر وہ اسے اور دونوں قیدیوں کو بھون ڈالیں گے۔ یہ زندگی اور موت کی بازی تھی، اور موت کے جیتنے کا امکان زیادہ تھا۔ تاہم اب وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتا تھا۔ اس نے للکار کر کہا۔ "کھڑے کیا ہو۔ آگے بڑھ کر بوڑھے اور لڑکی کو آزاد کر دو! میں صرف دس تک گنتی کروں گا!"
"اور پھر پچاس آدمیوں کو گولی مار دو گے؟" کوشی نے ہنس کر کہا۔
"جتنے بھی ہو سکیں، لیکن تمہیں نہیں بھولوں گا۔" ڈوناوان نے جواب دیا۔
مجمع میں چہ میگوئیاں ہونے لگیں۔ چند عورتوں کے رونے کی آوازیں بھی آنے لگیں۔ بچے بھی ماؤں کو روتا دیکھ کر رونے لگے۔
"تم ان ذلیلوں کی طرفداری کیوں کر رہے ہو؟" کوشی نے نرمی سے کہا۔
یہ اپنے لوگوں کی ہمدردی حاصل کرنا چاہتا ہے یا لنک کا انتظار کر رہا ہے۔ ڈوناوان نے دل میں کہا اور کوشی سے بولا۔ "میری بات

اچانک مجمع نے خوشی سے نعرہ لگایا۔ ڈوناون حیران تھا کہ انھیں خوشی کس بات سے ہوئی۔ اگلے لمحے وجہ اس کی سمجھ میں آگئی۔

"گھوڑے سے اترو!" پیچھے سے ایک پھٹی ہوئی آواز آئی۔

اس نے سر گھما کر دیکھا۔ شیرف کی یونیفارم میں ایک پستہ قد بھاری بھرکم آدمی اسپیشل سرکاری گن اس کی طرف تانے کھڑا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی سبز آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ڈوناون کو اس کے چہرے پر قانون کے محافظوں والی کوئی بات نظر نہیں آئی بلکہ اُسے یوں لگا جیسے یہ شیرف کی بجائے ڈاکو یا کرائے کا قاتل رہا ہو۔ وہ دبے پاؤں ڈوناون کے پیچھے آ پہنچا تھا۔ کوش نے اُسے دیکھ کر ڈوناون کو باتوں میں لگا لیا تھا۔ دوسرے لوگوں نے بھی اُسے دیکھ لیا ہوگا۔ وہ ڈوناون سے کہنے لگا "خاموشی سے جیل کی طرف چل پڑو۔"

"نہیں شیرف ڈوبسن!" کوش نے آگے بڑھ کر کہا۔ اس نے ریوالور نکال لیا تھا۔ "ہم اب دو گردنوں کو کھینچ کر لمبا کریں گے۔"

ڈوبسن نے ڈوناون کے چہرے پر سے نگاہیں ہٹائے بغیر کہا۔ "ایسا نہیں ہو سکتا کوش۔ یہ ریڈ جیک ہے، اور میں نے اُسے پکڑ لیا ہے۔ اس کا مطلب ہے پانچ ہزار ڈالر میرے ہیں۔ اگر تم نے اُسے پھانسی دے دی، اور مارشل دورے پر آنکلا تو کوئی ثابت نہ کر سکے گا کہ یہ کون تھا۔ میں اسے لے جا کر جیل میں بند کر رہا ہوں۔"

"میرے خیال میں یہ کوئی اچھی بات نہ ہوگی۔" کوش نے منہ بنا کر کہا۔

"اسے پھانسی پر لٹکا دو۔ ڈال دو اس کی گردن میں پھندا اسے بڈھے کے ساتھ دفن کر دو۔" مجمع سے کئی آوازیں آئیں۔

"نہیں۔" ڈوبسن نے ایک ہاتھ اُٹھا کر کہا۔ "بات یہ نہیں ہے کہ میں قانون کو ہاتھ میں لینے کی اجازت نہیں دے سکتا، بلکہ یہ ہے کہ میں پانچ ہزار ڈالر سے ہاتھ دھونا نہیں چاہتا۔"

"بہت اچھا دوستو، ہم ریڈ جیک سے پھر نمٹ لیں گے۔" کوش نے مجمع کی طرف منہ گھما کر کہا۔

"چلو۔" ڈوبسن نے گن ڈوناون کی ران کی طرف کر کے کہا۔ "میں تمھیں پھانسی لگنے سے بچا رہا ہوں، اور تمھیں مارشل کے حوالے کر دوں گا۔ آگے تم جانو اور وہ۔ مجھے اپنے پانچ ہزار ڈالر سے غرض ہے۔"

ڈوناون گھوڑے سے اتر پڑا، اور اسے وہاں چھوڑ کر جیل کی سمت میں چل پڑا۔ ڈوبسن اس کے پیچھے پیچھے تھا۔ اس کے کانوں میں مجمع کی ہنسی کی آوازیں گونج رہی تھیں، اور وہ پلٹ کر دیکھتا جاتا تو ڈوبسن گن اس کی پشت سے لگا کر کہتا۔ "پیچھے مُڑ کر دیکھنے کی کوئی چیز نہیں ہے۔ تم چلتے رہو۔"

ڈوناون کا خون کھول رہا تھا لیکن وہ بے بسی سے چلتا رہا۔ ڈوبسن اُسے جیل کے دفتر میں لے گیا، اور دراز سے اس سے لے کر میز پر رکھتے ہوئے کہا۔ "تو تم ہو وہ مشہور و معروف ریڈ جیک ڈوناون!" ڈوناون نے جواب نہ دیا تو اس نے قہقہہ لگا کر کہا۔ "میں کہاں تم پر ہاتھ ڈال سکتا تھا۔ یہ سب قسمت کا کھیل ہے۔ میری قسمت اچھی ہے۔ مجھے نہ صرف انعام کی رقم ملے گی بلکہ ریاست کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک میری شہرت بھی ہو جائے گی۔ میری جرأت اور شجاعت کی دھاک بیٹھ جائے گی۔"

اس نے ڈوناون کو گلے میں سے کارتوسوں کی پیٹی اتار دینے کو کہا اور اُسے ایک کوٹھری کی طرف چلنے کا اشارہ کیا۔ حیرت انگیز طور پر اس نے ڈوناون کی تلاشی نہیں لی ورنہ اس کی کمر کی پیٹی میں رکھی ہوئی رقم مل جاتی۔ شاید وہ اس کے قریب آنے سے ڈر رہا تھا۔ ڈوناون سیلن زدہ نیم تاریک کوٹھری میں داخل ہوا جس میں فرش پر گرد کی تہہ جم گئی تھی۔ ہوا کے لیے لوہے کی سلاخوں والی ایک چھوٹی سی کھڑکی تھی۔

"تم اس کھڑکی سے پھانسی اور کوڑے لگنے کا منظر دیکھ سکتے ہو۔" ڈوبسن نے سلاخوں والا دروازہ باہر سے بند کرتے ہوئے کہا۔

اس کے جانے کے بعد ڈوناون کھڑکی کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ کوئی پچاس گز کے فاصلے پر میک گارتھ گردن میں پھندا لیے جھول رہا تھا، اور لوہین درخت سے بندھی کھڑی تھی۔ مردوں کی ایک ٹولی فقرے بازی کر رہی تھی اور قہقہے لگا رہی تھی۔ ڈوناون سر سے پاؤں تک غصے سے کانپنے لگا۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے، اور وہ بے اختیار کھڑکی کی آہنی سلاخوں کو اکھیڑنے کی کوشش کرنے لگا۔ بالآخر پسینے میں شرابور ہو کر پھولی ہوئی سانس کے ساتھ دھم سے فرش پر بیٹھ گیا۔

"سینور!" پتوں کی سرسراہٹ جیسی ایک سرگوشی اس کے کانوں میں پڑی۔ اس نے چونک کر دیکھا تو ایک تاریک کونے سے ایک انسانی جسم اُبھر کر سیدھا کھڑا ہو گیا۔ کھڑکی سے آنے والی روشنی اس پر پڑی تو ڈوناون نے دیکھا کہ وہ میکسیکو کا باشندہ معلوم ہوتا تھا۔ ٹانگوں سے چپکی ہوئی تنگ سوتی پتلون تھی۔ بالائی جسم پر قمیص کے چیتھڑے لٹک رہے تھے، اور ننگے پاؤں تھا۔

"میں نے انھیں تمھیں ریڈ جیک کہتے سنا ہے۔" وہ ملائم صاف آواز میں بولا۔

"تم نے ٹھیک سنا ہے۔" ڈوناوان نے کہا۔

"میرا نام ہانی چیکولا ہے۔" اُس نے اپنا تعارف کرایا۔

"تم سے مل کر خوشی ہوئی۔" ڈوناوان نے سرسری طور پر کہا۔

چیکولا کھڑکی کے پاس جا کھڑا ہو گیا اور باہر دیکھتے ہوئے بولا "یہ سب لوگ بوڑھے کے گرد جمع ہیں۔ میرا بس چلے تو جا کر سب کو مار ڈالوں۔ سات آدمی ہیں۔"

"تم یہاں کیوں قید ہو؟ تم نے کیا جرم کیا ہے؟" ڈوناوان نے پوچھا۔

چیکولا کا جسم تن گیا۔ سر بلند ہو گیا۔ آنکھوں میں چمک پیدا ہوئی۔ اس نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا "میں میکسیکو فوج کے رسالے میں لیفٹیننٹ تھا... لیفٹیننٹ ہانی چیکولا۔ جنگ ختم ہوئی تو میں نے سرحد پر ایک کیبن کھول لیا اور گوشت بیچنے لگا۔ ایک مرتبہ یہاں کے ایک بڑے زمیندار نے مجھ سے بہت سارا گوشت خریدا۔ میں نے پیسے مانگے تو اس نے مجھے اپنے کارندوں سے پٹوا دیا۔ مجھ پر الزام لگایا کہ میں مویشی چراتا ہوں، اور میرے کیبن کو آگ لگوا دی۔ میں جل مرنے سے بال بال بچا۔ میرے سینے میں انتقام کی آگ سلگ رہی تھی۔ میں اس کی تلاش میں یہاں آیا اور پکڑا گیا۔ اس کا نام فارلن ہے...."

باہر سے ہنٹر کی آواز آئی اور چیکولا بولا۔ "لو بوڑھا لٹک گیا۔"

ڈوناوان نے کھڑے ہونا چاہا لیکن اُس کا جسم مفلوج سا ہو گیا۔ وہ جنبش نہ کر سکا۔ آنکھیں پھاڑے چیکولا کی صورت دیکھتا رہا۔

"اب وہ شخص جس کا نام کورش ہے، ہنٹر لے کر لڑکی کی طرف بڑھ رہا ہے...." چیکولا نے کھڑکی سے باہر دیکھتے ہوئے کہا۔

"چپ ہو جاؤ!" ڈوناوان دہاڑا۔

چیکولا سہم کر بولا "معاف کرنا سینور! میں خود بھی دیکھنا نہیں چاہتا تھا۔" وہ ڈوناوان کے برابر بیٹھ گیا۔

"ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔" ڈوناوان نے گمبھیر لہجے میں کہا۔ "نکلنا ہو گا۔" اُس نے چیخ کر دہرایا۔

باہر سے شپ کی آواز آئی اور ڈوناوان نے سر گھٹنوں پر ٹیک دیا۔ پھر دوسری آواز آئی، اور تیسری.... چیکولا ایک جھٹکے سے کھڑا ہو گیا اور کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔ چوتھی آواز پر ڈوناوان نے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں۔ دس ہنٹر لگنے کے بعد آواز آنا بند ہو گئی۔

"وہ بے ہوش ہو گئی ہے۔" چیکولا نے دکھ سے کہا۔ "بہت بہادر لڑکی ہے۔ اس نے اُف تک نہ کی۔"

ڈوناوان سامنے خلا میں دیکھ رہا تھا۔ وقت گزر رہا تھا۔ ایک گھنٹہ ایک سال جتنا لمبا ہو گیا۔ پھر دوسرا گھنٹہ شروع ہوا کہ کوٹھڑی کے باہر بھاری بوٹوں کی آواز آئی۔

ڈوناوان سنبھل کر بولا "شیرف ڈوبنس ہو گا۔ وہ دروازہ کھولنے لگا تو میں اُسے دبوچ لوں گا۔ تم اس سے چابی چھین لینا۔ پھر ہم اُسے یہاں بند کر کے فرار ہو جائیں گے۔"

چیکولا نے ہنس کر اپنی زبان میں "اچھا" کہا اور ڈوناوان سوتا بن گیا۔ چند لمحوں بعد کوٹھڑی کا دروازہ کھلا اور ڈوناوان نے پھرتی سے اٹھ کر اُس کی طرف جست لگائی۔ وہ ہوا میں معلق ہوتے ہوتے رہ گیا۔ دروازہ کھولنے والا سانڈرس تھا۔

"تت... تم!" ڈوناوان نے حیرت سے کہا۔

"وقت ضائع نہ کرو۔ جلدی سے نکلو۔" سانڈرس بولا۔

"ڈوبنس کہاں ہے؟" ڈوناوان نے اپنی حیرت پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"کورش کے ہوٹل میں مدہوش پڑا ہے۔ میں نے تمہاری گرفتاری کی خوشی میں اتنی پلادی کہ اس کی جیب سے اس دروازے کی چابی نکال سکوں۔"

ڈوناوان کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا۔ اُس نے پلٹ کر چیکولا کا ہاتھ پکڑا۔

"یہ نہیں جائے گا۔ میں اسے نہیں...." سانڈرس نے اُسے روکنا چاہا لیکن وہ چیکولا کو لے کر کوٹھڑی سے باہر آ گیا تھا۔

"ریڈ!" سانڈرس نے ٹھہری ہوئی آواز میں کہا "میرا مشورہ ہے کہ تم اس جھگڑے سے نکل جاؤ، لیکن اگر کچھ کرنا چاہتے ہو تو پھر آدھی رات کے بعد مجھے قصبے سے باہر ملو۔ میں عقربی فورڈ پر تمہارا انتظار کروں گا۔"

"میں یقین سے نہیں کہہ سکتا کہ یہاں سے جاؤں گا یا نہیں۔ تم میرا انتظار مت کرنا۔" ڈوناوان نے جواب دیا۔

"کیا سارے زمینداروں کو مار ڈالنے کا ارادہ ہے؟" سانڈرس نے مزاحاً کہا۔

"نہیں، صرف کورش کو۔" ڈوناوان بولا۔ "مجھے اس سے ذاتی انتقام لینا ہے۔ مجھے اس سے غرض نہیں ہے کہ کیا کچھ ہو گیا ہے۔ میں نے اُن کی صرف دو افسوسناک حرکات دیکھی ہیں۔ ایک یہ کہ بوڑھے کو پھانسی دی گئی اور دوسری اس کی لڑکی کو ہنٹر مارے گئے تو اُن میں سے ایک بھی آگے جان کی بازی لگانے نہیں آیا۔ مجھے اُن سے ہمدردی کیا

ہو؟ میں بزدلوں کو پسند نہیں کرتا۔"

"وہ کمزور اور بے بس لوگ ہیں، ریڈ!" سانڈرس دُکھ سے بولا۔ "ان کے پاس ہتھیار بھی نہیں ہیں۔ آج آدھی رات بعد ان کی پوری بستی کو آگ لگا دینے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔ میں نے معلوم کیا ہے کہ پہاڑوں کے اُس پار سے ایک چھوٹا گروہ ان غریبوں کی مدد کے لیے آ رہا ہے۔ لیکن نہ جانے اُن کے آنے تک یہ لوگ زندہ بچتے بھی ہیں یا نہیں۔"

ڈوناون نے ہلکا سا قہقہہ لگایا اور بولا۔ "میں صرف اس لڑکی کو یہاں سے چھڑانے کی کوشش کروں گا، اور اس کا انتقام اُس موٹے خنزیر ڈوبسن سے لوں گا۔ اپنا انتقام تو کوٹس سے لینا ہی ہے۔"

"اور مجھے فارلن سے۔" دوسرے کونے سے چیکولا بولا۔ وہ اسلحہ خانے سے میگزین اور گنیں لا رہا تھا۔ ڈوناون نے اُنھیں اپنے اور چیکولا کے درمیان تقسیم کیا اور وہاں سے نکلنے کے لیے تیار ہو گیا۔

"پچھلی دیوار کے ساتھ گھوڑا بندھا ہے۔ اُس پر تھیلے میں لڑکی کے لیے کپڑے اور کچھ کھانے پینے کی چیزیں ہیں۔" سانڈرس نے کہا۔

"شکریہ اور خدا حافظ سانڈرس!" ڈوناون نے نیم مسکراہٹ سے کہا اور چیکولا کو لے کر وہاں سے نکلا۔

"میں لڑکی کو لینے جاتا ہوں۔ تم ان لوگوں کو سنبھالو۔" ڈوناون نے چیکولا سے کہا اور لورین کی طرف گھوڑا دوڑایا۔ لوگ اِدھر اُدھر پھیلے ہوئے تھے یا ہوٹل اور شراب خانے میں گھسے ہوئے تھے۔ انھیں لورین کے ہوش میں آنے کا انتظار تھا تاکہ سزا کے تیس ہنٹر پورے کیے جائیں۔ کوٹس کہیں نظر نہیں آ رہا تھا۔ ڈوناون گھوڑا سرپٹ دوڑاتے ہوئے لورین کے پاس گیا اور چیکولا کے جیل کے اسلحہ خانے سے نکالے ہوئے دو دھاری چاقو سے لورین کی رسیاں کاٹ دیں۔ وہ اس کے بازوؤں میں جھول گئی اور آنکھیں کھول کر مسکرا دی۔ ڈوناون نے اُسے گھوڑے پر لادا اور قصبے سے باہر کا رخ کیا۔ یہ سب اتنی جلدی میں ہوا کہ لوگوں کو پتا بھی نہ چلا۔ لورین کو گھوڑے پر دیکھ کر وہ چونکے اور ان کی طرف دوڑے۔ چاروں طرف سے فائرنگ ہونے لگی لیکن ڈوناون برق رفتاری سے گھوڑا دوڑاتے ہوئے ان کی زد سے باہر جا چکا تھا۔ اس نے سر گھما کر گولیوں کا جواب دیا اور قریب ترین دو آدمیوں کو خاک و خون میں لوٹا دیا۔

چیکولا اس گڑبڑ میں بھاگتا ہوا شراب خانے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کے باہر کئی گھوڑے بندھے ہوئے تھے۔ اس نے دو گھوڑے کھولے۔ ایک پر خود بیٹھا اور دوسرے کی لگام پکڑ کر گھوڑا دوڑانے لگا۔ لوگوں نے دیکھا تو اس پر گولیاں برسانے لگے۔ وہ جھک کر گھوڑے کی گردن سے چمٹ گیا اور تیر کی طرح نکل گیا۔ قصبے سے نکل کر اُسے ڈوناون ایک ہیولے کی طرح اُڑتا ہوا نظر آیا اور چیکولا نے اس کے پیچھے گھوڑا ڈال دیا۔

▼▼

چاند کا سفر ابتدائی مراحل میں تھا اور تارے چمک رہے تھے پہاڑوں میں گھری ہوئی ایک اُونچی منڈیر پر خشک ندی کے قریب گھنے درختوں کے نیچے ڈوناون اور لورین فاصلے سے لیٹے ہوئے تھے۔ ایک دوسرے درخت کے نیچے چیکولا لیٹا ایک غمگین فرانسیسی گیت کے بول گنگنا رہا تھا۔ ڈوناون اور لورین اپنے اپنے خیال میں کھوئے ہوئے تھے۔ لورین نے سانڈرس کے دیے ہوئے کپڑے پہن لیے تھے اور تینوں نے ان چیزوں سے پیٹ بھر لیا تھا جو سانڈرس نے تھیلے میں رکھ دی تھیں۔ سانڈرس نے انھیں اسی جگہ ملنے کو کہا تھا۔ بقری فورس ان پہاڑوں کا نام تھا جو ساتھ ساتھ کھڑے تھے۔ دور سے ہلکی دھمک اور پتے کھڑکنے کی آواز قریب آتی سنائی دی۔ ڈوناون اور چیکولا اٹھ بیٹھے اور اُنھوں نے گنیں سنبھال لیں۔

"چیکولا! ایک دم گولی نہ چلا دینا۔ سانڈرس ہو گا۔" ڈوناون نے آہستہ سے کہا۔

چند لمحوں بعد درختوں کے پیچھے سے سانڈرس گھوڑے پر سوار نمودار ہوا۔ وہ اُتر کر ڈوناون کے پاس بیٹھ گیا۔ چیکولا بھی وہیں آ گیا۔

سانڈرس نے اُن کی خیریت دریافت کرنے کے بعد کہا۔ "میں جو بیلنس سے مل کر آ رہا ہوں۔ بستی والوں نے اُسے اپنا سربراہ چن لیا ہے، اور وہ لوگ اپنے دفاع کی تیاری کر رہے ہیں۔"

"میں کہہ چکا ہوں کہ مجھے کسی سے غرض نہیں ہے۔" ڈوناون نے کہا۔ "میں ان آبادکاروں کے ساتھ ہوں نہ زمینداروں کے۔ مجھے کوٹس سے اپنا انتقام لینا ہے، اور لورین کی خاطر اُس سے اور ڈوبسن سے۔ ۔ ۔"

"اور مجھے فارلن سے۔" چیکولا جلدی سے بولا۔

"ہاں، اپنے جاں نثار دوست کی خاطر اُس سے بھی۔" ڈوناون نے کہا۔ "کیوں لو؟"

"تم نے بالکل ٹھیک کہا ہے۔" لورین لیٹے لیٹے بولی۔

"لیکن لورین، یہ مظلوم لوگ تو تمھارے اپنے ہیں۔" سانڈرس نے کہا۔

"اس وقت یہ کہاں تھے جب میرے بوڑھے باپ کو بیدردی سے قتل کیا جا رہا تھا، اور مجھے ہنٹر لگائے جا رہے تھے؟" لورین چمک کر بولی۔

سانڈرس نے ایک ٹھنڈی سانس لی اور آہستہ سے کہا۔ "تم بھی اپنی جگہ سچی ہو لیکن جو ہو چکا ہے اُسے دل میں رکھنے سے فائدہ؟ مجھے بھی ان باتوں کا دلی صدمہ ہے، لیکن میں جبر کو دیکھ رہا ہوں، پٹھوں کو نہیں۔ میک گارتھ کو سُولی پر چڑھانا اور تمھیں کوڑے لگانا ایک فردِ واحد کا فیصلہ نہیں تھا۔ اگر سب یا بیشتر لوگ اُس بربریت سے انکار کر دیتے تو کیا کوٹس اس طرح کر سکتا تھا؟ یہ میک گارتھ اور تمھارے خلاف اس اکیلے کی جنگ نہیں ہے۔ انسانوں کی ایک برادری کے خلاف دوسری برادری کی جنگ ہے۔ ایک خود غرض اور سنگ دل طبقہ دوسرے بےگناہ طبقے کو نیست و نابود کرنے پر تُلا ہوا ہے۔۔"

"تم کب سے اُن کے ساتھ ہو، سانڈرس؟" ڈوناون نے اچانک پوچھا۔

سانڈرس نے کچھ توقف سے جواب دیا "میں بھی تمھاری طرح پہلے کسی کا طرفدار نہیں تھا لیکن جو کچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، اور جو کچھ ہونے والا ہے، اُس سے میں دونوں فریقین میں سے ایک کا ساتھ دینے پر مجبور ہو گیا ہوں۔"

"میں کوٹس۔ ڈولیس اور فارلن کو ختم کرنے کے بعد لورین کو ساتھ لے کر یہاں سے چلا جاؤں گا۔ کیوں لو؟" ڈوناون نے کہا۔

لورین نے اثبات میں سر ہلایا۔

"یہ تینوں یکجا تمھیں وہیں بستی میں مل جائیں گے، ریڈ!" سانڈرس نے کہا "ایک پنتھ دو کاج۔ تمھارا انتقام بھی پورا ہوگا اور مظلوموں کی دادرسی بھی ہوگی۔ میں اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ مقامی زمینداروں کا اپنی زمینوں کے سوا سرکاری زمینوں پر کوئی حق نہیں ہے۔ وہ کسی فرد یا افراد کی ملکیت نہیں ہیں۔ ان پر جو چاہے کھیتی باڑی کر سکتا ہے اور اپنے جھونپڑے ڈال سکتا ہے۔ دوسروں کو حق نہیں ہے کہ انھیں بےدخل کرنے کے لیے قتل و غارت گری کا بازار گرم کریں۔ گھروں کو آگ لگائیں۔ عورتوں کی بےحرمتی کریں۔ کسی مہذب معاشرے میں اس لاقانونیت کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ چند دنوں کی بات ہے۔ پھر اس سارے علاقے میں قانون کا بول بالا ہوگا۔ اب وقتی طور پر ان بدمعاشوں کو مزا چکھانے کی ضرورت ہے۔"

ڈوناون خاموش رہا۔ لورین اُٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔ چیکولا گھٹنوں میں میگزین بھر رہا تھا۔ تاریکی کے ساتھ تاروں میں چمک بڑھ گئی تھی۔ پتوں کی سرسراہٹ کے سوا مکمل خاموشی تھی۔ اس خاموشی کو توڑتے ہوئے سانڈرس بولا "جو بیلنس نے ان زمینداروں میں اپنا ایک جاسوس چھوڑ رکھا ہے۔ اُس کا نام ڈلوس ہے۔ اُس نے بتایا ہے کہ ابھی آدھی رات کے بعد زمینداروں کے کرائے کے غنڈے بستی پر حملہ کر دیں گے۔ گھروں کو آگ لگا دیں گے۔ مقابلہ کرنے والوں کو گولی کا نشانہ بنا دیں گے۔ جو عورت ہاتھ آئے گی، اُسے اُٹھائے جائیں گے۔۔"

"چلو" ڈوناون کھڑا ہو گیا۔

سانڈرس مسکرا کر بولا "میں جانتا تھا تم یہی فیصلہ کرو گے ریڈ جیک! تم کہتے ہو کہ صرف اپنے لیے جیتا ہوں اور کسی سے تمھیں کوئی ہمدردی نہیں ہے لیکن میری خاطر تم نے اپنی زندگی خطرے میں ڈالی پھر میک گارتھ اور لورین کے لیے جان کی بازی لگا دی اور اب۔۔"

ڈوناون گھوڑے کے پاس پہنچ چکا تھا۔ لورین اور چیکولا بھی کھڑے ہو گئے۔ چاروں گھوڑوں پر سوار ہوئے، اور درختوں کے پتوں نے تالیاں بجا کر انھیں الوداع کہا۔

"تم لوگ جو بیلنس کے ہاں پہنچو، میں تھوڑا چکر کاٹ کر آتا ہوں۔" سانڈرس نے درختوں کے جھنڈ سے نکل کر کہا اور بائیں ہاتھ ہو لیا۔ تینوں چٹکی ہوئی چاندنی میں دھیمی رفتار سے چلتے رہے تاکہ گھوڑوں کے سُموں سے آواز پیدا نہ ہو پھر بھی گرد آلود زمین پر ہلکی ہلکی دھمک ساکن ماحول میں ارتعاش پیدا کیے دیتی تھی۔ ان کے دائیں طرف بڑے بڑے درخت تھے اور بائیں طرف کھیت تھے۔ ان میں لمبی لمبی فصلیں لہلہا رہی تھیں۔ ایک پلیا کے قریب پہنچ کر لورین بولی "یہ پگڈنڈی کوٹس کی زمینوں کو جاتی ہے یہاں سب سے بڑا مکان اسی کا ہے۔"

ڈوناون نے اُس کے ہاتھ کی سمت میں سر کو گھما دیکھا اور بولا "وہاں تو روشنی نظر آ رہی ہے۔ شاید بستی پر حملے کا پروگرام بن رہا ہو۔ آؤ دیکھتے ہیں۔"

اُس نے گھوڑا پگڈنڈی پر موڑ لیا۔ اس کے پیچھے لورین اور چیکولا بھی مڑ گئے۔ روشنی سے کوئی فرلانگ بھر دُور ڈوناون نے گھوڑے کی باگیں کھینچ لیں اور لورین سے بولا "تم یہیں ٹھہرو۔ میں اور چیکولا جا کر دیکھتے ہیں۔"

تینوں گھوڑوں سے اُتر پڑے۔ لورین لمبی فصلوں میں دبک گئی اور وہ دونوں چھپتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔ مزید آگے جا کر انھیں

باتوں کی آوازیں سنائی دیں اور وہ پیٹ کے بل رینگنے لگے۔ روشنی مکان کے صحن سے آ رہی تھی۔ ایک لالٹین کے گرد تین کے قریب لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ آپس میں آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے۔ لیکن رات کے سکوت میں ان کی کھسر پھسر بھی دور سے سنائی دے رہی تھی۔ ڈوناوان نے فصل میں سے سر نکال کر غور سے دیکھا لیکن کوئی نظر نہیں آ رہا تھا۔ اس نے چیکولا کو وہیں رکنے کو کہا اور مکان کے عقب کی طرف رینگنے لگا۔ اُسے خدشہ تھا۔ کہ کتے بھی ضرور ہوں گے اور اس پر نظر پڑتے ہی ہنگامہ کھڑا کر دیں گے پھر اُسے کوئی کی آواز سنائی دی۔ وہ اس آواز اور لہجے کو ہزاروں میں بھی پہچان سکتا تھا۔ ڈوناوان تو اس سے چند گز کے فاصلے پر ہی تھا۔

وہ کہہ رہا تھا "اس وقت وہ لوگ گھوڑے بیچ کر سو رہے ہوں گے۔ ڈیوس نے انھیں بتایا ہوگا کہ ہم نے اپنا پروگرام کل پر ملتوی کر دیا ہے اور ہم آج ہی اُن پر بے خبری میں دھاوا بول دیں گے۔ اسے کہتے ہیں جنگی منصوبہ بندی اور اس طریقۂ جنگ کو کہتے ہیں، شب خون" وہ ہنسا جیسے اپنی حکمتِ عملی کی داد دے رہا ہو۔ "احمق جو بیلنس خوش ہے کہ اس نے ہمارے درمیان میں اپنا ایک جاسوس چھوڑ رکھا ہے۔ لیکن اُسے خبر نہیں کہ میرا دماغ ان سب کے دماغوں سے اعلیٰ ہے۔ ڈیوس ہمارے درمیان میں اُن کا جاسوس نہیں بلکہ ان کی جڑیں میرے اشارے پر کاٹ رہا ہے۔ اب تم لوگ چلنے کی تیاری کرو شیرف ڈوبسن بھی ہمارے ساتھ ہے۔۔۔"

ڈوناوان جلدی سے کھسکتا کھسکتا پیچھے ہٹا اور تیزی سے رینگتا ہوا چیکولا کے پاس گیا۔ اُسے ساتھ آنے کو کہا اور دونوں لورین کے پاس پہنچے۔

"جلدی چلو۔ وہ لوگ چھپ گئے ہیں" وہ اُچک کر گھوڑے پر بیٹھ گیا۔ لورین اور چیکولا بھی سوار ہو گئے اور ڈوناوان نے کہا۔ "جو بیلنس کے ہاں جلدی سے چلو"

۲ ۲

بستی پُرسکون تھی، گھروں میں کہیں کہیں مدھم روشنی نظر آ رہی تھی۔ کہیں کوئی بوڑھا کھانستا یا کوئی خیر خواہ روتے بچّے اور ہاتھ کے دودھ پلاتی۔ کسی کونے میں کوئی بے خوابی کا شکار باپ ہنسا نظر آتا۔ چاروں پکّا اس کوٹری یا کچی اینٹوں کے بد وضع مکان تھے اور ان میں کھپریلے بھی تھے۔ ایک ہی کچی سڑک اور تنگ گلیاں جن میں گھروں کے سوا باہر روشنی کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ گلیاں

کی آواز سن کر اِدھر اُدھر دیکھے ہوئے کتے بھونکنے لگے۔ چند سامنے بھی آ گئے۔

"سانڈرس" سڑک کے وسط میں کھڑے ہو کر ڈوناوان چلّایا اس کی آواز سے کتے زور زور سے بھونکنے لگے۔ پھر چلّایا "سامنے" "سیدھے چلے آؤ، آخری مکان پر" سانڈرس کی آواز تاریکی میں گولی کی طرح آئی۔

تینوں آخری مکان پر پہنچے تو دروازے پر سانڈرس کھڑا تھا۔ اندھیرے میں اس کا چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ تینوں گھوڑوں سے اُترے اور انھیں دروازے کے قریب درخت سے باندھ کر سانڈرس کے پیچھے مکان میں داخل ہوئے۔ پہلے صحن تھا اور پھر کمرے تھے۔ سانڈرس انھیں ایک بڑے کمرے میں لے گیا جہاں میز پر مٹی کے تیل کا ایک لیمپ روشن تھا اور مری ہوئی روشنی میں ہر شے زرد سی نظر آ رہی تھی۔ مختصر سا پرانا گھٹیا قسم کا فرنیچر تھا بھدّی دیہاتی طرز کی دس بارہ کرسیاں اِدھر اُدھر بکھری ہوئی تھیں۔ ان پر ڈھیلے ڈھالے اور ٹ پٹانگ سے لباسوں میں آدمی اس طرح خاموش بیٹھے تھے جیسے کسی میت کے گھر میں تعزیت کیلئے آئے ہوں۔ اس سوگوار سی پُراسرار فضا میں ایک ضخیم و شحیم سیاہ داڑھی والا آدمی ایک کونے میں کرسی پر نیم دراز تھا۔

"بگ جو!" سانڈرس نے اس کے سامنے جا کر کہا "یہ ہے ڈوناوان۔۔۔ رینڈ جیک۔ اس کے ساتھ میکسیکو کا چیکولا اور لورین ہیں"

جو بیلنس نے سر ہلایا اور بڑی کاہلی سے سیدھا ہو بیٹھا۔ اس نے ڈوناوان کی طرف نہیں دیکھا اور دھیمی آواز میں لورین سے بولا "ہم سب کو تمہارے باپ کا سن کر سخت صدمہ ہوا۔ لو اور تمہارے ساتھ جو کچھ ہوا ہے، اُسے سن کر تو خون کھول اُٹھا"

"مجھے تم لوگوں کے جذبات کا احساس ہے" لورین نے سرد مہری سے کہا۔

ڈوناوان نے دیکھا کہ مدھم روشنی میں بھی اس کی آنکھیں ہیرے کی طرح چمک رہی تھیں۔ اس کا جسم ٹھوس تھا اور قد چھوٹے سے نکلتا ہوا ہوگا۔ آواز میں گہرائی تھی۔ اس نے ڈوناوان کی طرف دیکھے بغیر کہا "میں نے سانڈرس کو بتا دیا تھا کہ ہمیں کرائے کے قاتلوں اور اشتہاری مجرموں کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم اپنی جنگ خود لڑ سکتے ہیں اور لڑیں گے۔ تاہم سانڈرس کے کہنے کے مطابق تم نے جس طرح جان پر کھیل کر لورین اور اس کے باپ کی مدد کی ہے، اس کے لیے میں تمہاری جرأت پر آفرین کرتا ہوں اور تمہارا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ بہرحال، اب تم جا سکتے ہو"

غصّے کی ایک لہر ڈوناوان کے سر سے پاؤں تک دوڑ گئی اس نے اپنی بلند ہوتی ہوئی آواز کو دباتے ہوئے کہا۔ "جو بیلنس میں تف کرتا ہوں تمھاری اس تعریف پر۔ میں تمھارے ظاہری یا باطنی احساسات کا محتاج نہیں ہوں اور نہ مجھے تمھاری اس نام نہاد جنگ سے کوئی غرض ہے۔ مجھے اپنے کام سے کام ہے اور اب اس میں لورین کے ساتھ ہمدردی بھی شامل ہو گئی ہے۔"

سانڈرس نے بات بگڑتی دیکھ کر کہا۔ "تم لوگ ضبط و تحمل اور سمجھ داری سے کام لے کر حالات سے نمٹنے کی بات کرو۔ جو! میں نے تم سے کہا تھا کہ ڈوناوان کو میں تمھاری مدد پر آمادہ کر کے لایا ہوں..."

"اور میں جا رہا ہوں۔" ڈوناوان اس کی بات کاٹ کر بولا۔ "صرف اتنا بتا دوں کہ اب سے کچھ دیر بعد بستی پر حملہ ہونے والا ہے میں نے اپنے کانوں سے کوٹس کو یہ کہتے سنا ہے۔ اس کے ہاں سارے آدمی جمع ہیں۔ ان میں شیرف ڈولسن بھی ہے، اور تم نے ڈلویس نام کے جس آدمی کو ان کی جاسوسی پر لگا رکھا ہے وہ کوٹس سے ملا ہوا ہے۔ وہ تمھیں غلط..."

"بکواس بند کرو!" ایک کونے سے آواز گونجی۔ ڈوناوان نے سر گھما کر دیکھا تو ایک لمبے قد، اکہرے جسم کا آدمی کرسی سے کھڑا ہو گیا تھا۔ "میں نے تمھارے بارے میں کافی سُن رکھا ہے لیکن میں تم سے خوف زدہ نہیں ہوں۔"

"تو تم ہو ڈلویس!" ڈوناوان نے زہر خند سے کہا۔ "تم ہی نے ان لوگوں کو بتایا ہے کہ بستی پر آج رات حملہ نہیں ہوگا۔ پروگرام کل پر رکھا گیا ہے۔ تم لوگ مزے سے سو رہو۔"

"تمھیں ڈلویس کی توہین کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔" جو بیلنس نے ڈوناوان سے کہا۔ "میری اس سے پندرہ سال سے دوستی ہے اور میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔"

"یہ اب تمھارا دوست نہیں ہے۔ شاید پہلے بھی کبھی نہ رہا ہو۔" ڈوناوان نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم یہاں سے فوراً چلے جاؤ!" جو بیلنس کھڑا ہو گیا اور ڈوناوان نے دیکھا کہ اس کا اندازہ درست تھا۔ جو بیلنس کا قد چھ فٹ سے زیادہ تھا اور قوی ہیکل جسم سے وہ دلویس سے کم نہیں رہا تھا۔ اس کا چہرہ سپاٹ تھا، جیسے وہ اپنے تاثرات کو چھپانا چاہتا تھا۔

"ڈوناوان سچ کہہ رہا تھا، بگ جو!" لورین نے پہلی بار مداخلت کی۔ "تم اس کی بات کا اعتبار کرو۔ واقعی آج رات بستی پر حملہ ہونے والا ہے۔ یہی بتانے ہم لوگ آئے ہیں۔ ورنہ ہم یہاں کیوں آتے؟ کسی اور طرف نکل جاتے۔ اگر تمھاری آنکھیں نہیں کھل رہی ہیں تو نہ کھلیں ہم چلے جاتے ہیں۔"

"ڈوناوان کی سچائی کا احساس تمھیں بعد میں ہوگا اور اس وقت تم پچھتاؤ گے، بگ جو!" سانڈرس نے ٹھہری ہوئی آواز میں کہا۔

جو بیلنس نے ڈلویس کی طرف دیکھا۔ ڈلویس جذباتی لہجے میں بولا۔ "تم مجھے پندرہ سال سے جانتے ہو۔ ہم ایک دوسرے کے دوست ہیں، مجھے علم ہے تمھیں مجھ پر بھروسہ ہے۔" پھر وہ ڈوناوان سے مخاطب ہوا۔ "تمھیں مجھ سے معافی مانگنا ہوگی، ریڈ جیک! تم ایک اشتہاری مجرم ہو جبکہ میں ایک شریف آدمی ہوں۔"

"تمھیں مجھ سے صرف ایک ہی چیز ملے گی۔" ڈوناوان نے دانت پیس کر کہا اور ہولسٹر سے ریوالور نکال لیا۔ سکوت اور چھوٹی سی جگہ میں گولی کی آواز اتنی دھماکا خیز تھی کہ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے لوگ اُچھل پڑے۔ میز پر رکھا ہوا لیمپ گر گیا اور اندھیرا چھا گیا۔ بیک وقت ماچس کی کئی تیلیاں جلیں اور سب نے دیکھا کہ ڈوناوان نے ریوالور کی نالی جو بیلنس کے چوڑے سینے سے لگا رکھی تھی۔ ایک آدمی نے اُٹھ کر جلدی سے لیمپ کو سیدھا کر کے جلایا۔ اس کی چمنی آدھی ٹوٹ گئی تھی اور لیمپ دھواں پھینک رہا تھا۔ ڈلویس فرش پر پڑا آخری سانسیں لے رہا تھا۔ اس نے جو بیلنس کو اشارے سے پاس بلایا۔ ڈوناوان نے اُسے کرسی سے اُٹھنے کی اجازت دے دی۔ وہ ڈلویس کے پاس اکڑوں بیٹھ گیا اور ڈوناوان اس پر ریوالور تانے رہا۔

"ریڈ جیک... سچ کہہ رہا ہے۔ میں نے... تم لوگوں کو... فروخت کر ڈالا۔ مجھے... معاف کر دو۔" ڈلویس نے ہچکیوں کے درمیان کہا اور ٹھنڈا ہو گیا۔

ڈوناوان نے ریوالور جو بیلنس پر سے ہٹا لیا۔ وہ کھڑا ہو گیا اور لڑکھڑا کر کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس کے وجود کی چٹان ریزہ ریزہ سی لگ رہی تھی۔ تنا ہوا جسم ڈھیلا پڑ گیا تھا۔ مردِ آہن کاغذی پتلا لگ رہا تھا۔

"اسے اُٹھا کر یہاں سے لے جاؤ۔" اس نے مری ہوئی آواز میں کہا۔ کئی آدمی اُٹھے اور ڈلویس کی لاش کو گھسیٹتے ہوئے کمرے سے لے گئے۔ باقی لوگ گم صُم بیٹھے رہے۔ ڈوناوان نے لورین کے شانے پر ہاتھ رکھا اور وہ اس کی طرف دیکھ کر مسکرا دی۔ پھر کوکا نے ہلکی سی سیٹی بجائی۔

"وہ میرا پندرہ سال سے گہرا دوست رہا ہے۔ ہم ایک دوسرے کے راز دار تھے۔" جو بیلنس بڑبڑایا، پھر وہ ایک جھٹکے سے اُٹھ کر کھڑکی کے پاس گیا اور منہ باہر نکال کر دہاڑا۔ "فلنٹ!"

چند لمحوں بعد ایک گول مٹول گنجا آدمی رائفل شانے سے لٹکائے کمرے میں داخل ہوا۔ اس کی پتلون پر کئی چار پیوند لگے ہوئے تھے، اور اس نے بنیان پر چمڑے کی بوسیدہ جیکٹ پہن رکھی تھی۔

"فلنٹ! وہ آج حملہ کرنے آ رہے ہیں۔" جوبینس نے اس سے کہا۔ "ڈیوس نے غلط بتایا تھا کہ انھوں نے پروگرام کل تک ملتوی کر دیا ہے۔ ڈیوس نے ہم سے غداری کی۔ وہ ہمارے دشمنوں سے مل گیا تھا۔ اس نے مجھے سبق دیا ہے کہ آئندہ کسی کو اپنا دوست نہ سمجھوں۔ بہرحال... تم سب لوگوں کو جمع کر دو۔"

فلنٹ ٹکٹکی باندھے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس کی بات کاٹ کر بولا۔ "ہم چاروں طرف پھیل کر چھپ جائیں گے۔ ظاہر کریں گے کہ گھروں میں سو رہے ہیں۔ انھیں ان کے ارادے کا کوئی علم نہیں ہے اور جب وہ گھیرے میں آ جائیں گے تو انھیں بھون ڈالیں گے، ٹھیک ہے؟"

جوبینس نے مشورہ طلب نگاہوں سے ڈونا ون کی طرف دیکھا۔ وہ بولا۔ "خاردار تار۔"

"کیا مطلب؟" جوبینس نے پوچھا۔

"میک گارتھ کی جان خاردار تاروں کی وجہ سے گئی جو اس نے اپنی زمین کے گرد لگانے کے لیے خریدے تھے۔" ڈوناون نے مسکرا کر کہا۔ "اسے پھانسی دی گئی اور اب وہی تار ان لوگوں کے لیے موت کا سامان بنیں گے۔ اپنے آدمیوں سے کہو کہ بستی کے پیچھے دو مکانوں کے درمیان سڑک پر تار کھینچ دیں۔ ہم سب بستی سے باہر درختوں اور جھاڑیوں میں چھپ جائیں گے اور ہم پیچھے سے ان پر باڑھ ماریں گے۔"

"ونڈر فل۔" سانڈرس نے چہک کر کہا۔ "بہترین آئیڈیا ہے۔"

"جلدی کرو فلنٹ! ایڈ جیک نے جیسا کہا ہے ویسے فوراً کرو۔" جوبینس بولا۔

فلنٹ نے اسے سیلوٹ مارا اور مڑ کر دروازے سے نکل گیا۔

"ایڈ جیک! میں معافی کا خواست گار ہوں۔ اپنا الفاظ واپس لیتا ہوں۔ تم نے ہم لوگوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔" جوبینس نے معذرت کے لہجے میں کہا۔

"جب حکام کو معلوم ہوگا کہ تم نے یہ جنگ ایک مفرور جنرل مجرم کی مدد سے جیتی ہے، تب؟" ڈوناون نے طنز سے کہا۔

"یہاں کا قانون جیتنے والے کے ساتھ ہے، ہارنے والے کے ساتھ نہیں۔" جوبینس بولا۔

"تم قانون اور انصاف سے مایوس لگتے ہو جو۔" سانڈرس نے کہا۔ "قانون کا جھکاؤ کسی ایک طرف نہیں ہوتا ہے۔ وہ راست روی اور غلط روی کو پرکھتا ہے اور تب حرکت میں آتا ہے۔ اس پرکھ میں اسے دیر بھی لگتی ہے یہ اور بات ہے کہ کچھ کالی بھیڑیں بھی ہوتی ہیں، جیسے شیرف ڈیوس، یا تمھارے معاملے میں ڈیوس۔"

جوبینس نے موضوع کا رخ بدل کر لورین سے کہا۔ "لو، تم کیوں ہم مردوں میں شامل ہو رہی ہو۔ عورتوں اور بچوں میں جاؤ۔ کسی طرح گن اٹھائے پھرنا تمھارے لیے مناسب نہیں ہے۔"

لورین جواب دینے کی بجائے ڈوناون سے لگ کر کھڑی ہو گئی۔ چیکولا ڈوناون کے دوسری طرف کھڑا ہو گیا۔ جوبینس کو اس کا جواب مل گیا تھا۔

"صبح کو ہنگامہ ختم ہونے کے بعد بستی سے جانے والے ہم تین افراد ہوں گے۔" ڈوناون نے ایک ایک ہاتھ دونوں کے شانوں پر رکھ کر کہا۔

۲۲

ڈوناون اور لورین دو درختوں کے تنوں کے درمیان دبکے بیٹھے تھے۔ چیکولا ایک دوسرے درخت پر پتوں میں چھپا بیٹھا تھا۔ قریب بہتی ہوئی ندی سے مدھم سا سرگم اٹھ رہا تھا۔ اس ہلکی سی آواز کے سوا چاروں طرف گہرا سکوت چھایا ہوا تھا۔ رات کا پچھلا پہر تھا اور ہوا میں خنکی تھی۔ ڈوناون اور لورین نے لب بند کر کے کان سڑک کی طرف لگا رکھے تھے۔ چیکولا نے درخت پر سے سیٹی بجائی اور دونوں نے چوکنا ہو کر گنیں سنبھال لیں۔ چند منٹ گزرے تو گھوڑوں کی ہلکی ہلکی دھمک اور ہنہنانے کی آواز سنائی دی اور پھر سڑک پر ہیولے سے دکھائی دیے۔ ڈوناون اور لورین بستی کے آخری مکانوں سے تقریباً ایک فرلانگ دور تھے اور ان کے آس پاس درختوں میں دوسرے آدمی چھپے ہوئے تھے۔ کچھ لوگ سڑک کے دوسری طرف کھیتوں میں تھے۔ دس پندرہ گھڑ سوار اور ان کے پیچھے ان سے دگنے پیدل آدمی ایک گروپ کی شکل میں ان کے سامنے سے گزرے، اور چند قدم جا کر ایک آواز گونجی۔ "بڑھو۔" یہی وہ آواز تھی جو ڈوناون کے دل میں برسوں سے بند تھی، وہ اسے پہچانتا تھا یہ کوفس کی آواز تھی۔ حکم ملتے ہی سواروں نے گھوڑوں کو ایڑ لگائی پیدل آدمی دوڑے اور اگلے لمحوں میں فضا انسانوں اور حیوانوں کی ملی جلی چیخوں سے گونج اٹھی۔ وہ خاردار تاروں میں الجھ گئے تھے پھر انسانی آوازوں کا ایک طوفان بلند ہوا اور گولیوں کی گھن گرج سے کان کے پردے پھٹنے لگے۔ ڈوناون اور لورین اپنی جگہ سے نکلے

چیکولا بھی درخت سے کودا اور وہ سڑک کی طرف بڑھے، درختوں اور کھیتوں میں چھپے ہوئے آدمیوں نے پیچھے سے حملہ آوروں کو اپنی گولیوں کی باڑھ پر رکھ لیا تھا۔ دلدوز چیخیں اور کراہیں آسمان پر دم بخود تاروں کو ہزیمت کی ایک کرب انگیز کہانی سنا رہی تھیں موت کے سرنگوں ہونے کا عبرت ناک منظر دکھا رہی تھیں۔ جو سوار اور پیدل غارت گر تاروں میں اُلجھنے سے بچ گئے تھے، وہ پلٹ کر جوابی فائرنگ کرنے لگے، اور بستی والوں میں سے بھی کچھ آدمی زمین پر لوٹنے لگے۔

"میں کوش کو دیکھتا ہوں۔" ڈوناون نے کہا۔ "تم یہیں ٹھہرو۔"

"اور میں فارلن کو۔" چیکولا بولا۔

دونوں گنیں سنبھالے آگے بڑھے۔ لورین بھی ان کے پیچھے ہولی۔ تاروں کی روشنی میں کوش کو تلاش کرنا مشکل تھا۔ دونوں طرف سے ہونے والی فائرنگ سے خود کو بچانا بھی ضروری تھا۔ ڈوناون، کوش کو صرف اس کی آواز سے پہچان سکتا تھا... ——— ——— اور اس کی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ بستی والوں کا پلّہ بھاری تھا۔ وہ بھاگ کر کھیتوں میں اور درختوں کے پیچھے ہو گئے تھے۔ حملہ آور کھلی سڑک پر تھے۔ ان میں سے جو واپس بھاگنے کی کوشش کرتے وہ بستی والوں کی گولیوں کا نشانہ بن جاتے۔ زندہ سلامت حملہ آوروں کی تعداد کم ہو گئی تھی۔

ڈوناون سے مزید صبر نہ ہو سکا۔ اس نے سوچا، ہو سکتا ہے کہ مرنے والوں میں شامل ہو گیا ہو۔ وہ سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر چلایا۔ "کوش! میں ریڈ جیک ہوں۔" معاً اس نے ایک سوار کو تیزی سے اپنی طرف آتے دیکھا۔ اس نے جھکائی دے کر شاٹ گن سے سوار پر گولیاں چلا دیں۔ گھوڑے نے ایک چیخ ماری اور رُخ موڑ کر ندی کی طرف ہو لیا۔ ڈوناون گولیاں چلاتا ہوا اس کے پیچھے دوڑا۔ گھوڑا کچھ دور جا کر گر گیا اور سوار کود کر ندی کی طرف بھاگا۔ ڈوناون نے اس کا پیچھا کیا لیکن اس نے ندی میں چھلانگ لگا دی۔ ڈوناون کو محض شبہ تھا کہ وہ کوش ہو سکتا تھا لیکن وہ ندی کی لہروں میں غائب ہو گیا تھا۔ ڈوناون شاٹ گن کا رُخ لہروں کی طرف کیے ان پر نگاہیں گاڑے رہا۔ معاً غوطہ خور سطح پر اُبھرا! اس نے ڈوناون پر فائر کر دیا۔ گولی اس کے بائیں شانے میں لگی اور وہ تکلیف سے دہرا ہو گیا، پھر غوطہ خور کو دھوکا دینے کے لیے زمین پر گر گیا۔

پانی کی سطح سے ایک اور گولی سنسناتی ہوئی...

اس کے سر پر سے گزر گئی اور ایک قہقہہ آمیز آواز آئی۔ "ریڈ جیک! تمھیں میرے ہی ہاتھوں مرنا تھا۔ میں کوش ہی تھا۔"

ڈوناون نے لیٹے لیٹے گردن تھوڑی سی اوپر اٹھائی۔ کوش سینے تک پانی سے باہر تھا۔ اس نے لیٹے لیٹے لبلبی دبائی اور کوش پانی میں غائب ہو گیا۔ ڈوناون اٹھ کر ندی کی طرف دوڑا کوش پانی میں ڈبکیاں کھا رہا تھا۔ گن اس کے ہاتھ سے چھوٹ گئی تھی اور وہ شاید زخمی تھا۔

"کوش!" ڈوناون نے چلا کر کہا۔ "میری موت تمھارے ہاتھوں نہیں بلکہ تمھاری موت میرے ہاتھوں لکھی ہوئی تھی جب میں چھوٹا تھا تو تم نے میرے باپ کو مار ڈالا تھا اور اسی کا انتقام لینے میں یہاں آیا تھا۔ اب تم ندی میں ڈوب کر مرو گے یا میری گولی کھا کر۔"

اُسے کوئی جواب نہ ملا۔ پانی کی سطح پر بلبلے اُٹھ رہے تھے پھر وہ ساکن ہو گیا۔ ڈوناون کئی منٹ تک پانی کی سطح پر نگاہیں دوڑاتا رہا لیکن کوش پھر نہ اُبھرا۔ اُس کا خاتمہ ہو گیا تھا ڈوناون نے گہری سانس لی۔

"انعام جس کی قسمت میں ہو اُسے مل کر رہتا ہے گن پھینک دو تاکہ میں پانچ ہزار ڈالر کا حق دار بن جاؤں۔" پیچھے سے آواز آئی اور ڈوناون نے پلٹ کر دیکھا۔ شیرف ڈولیسن شاٹ گن سے اس کا نشانہ باندھے کھڑا تھا۔

ڈوناون کے بائیں شانے میں ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں۔ خون سے آستین بھیگ گئی تھی۔ وہ پھرتی سے ایک ہاتھ سے گن اٹھا بھی نہ سکتا تھا۔

"تم مجھے گرفتار کر رہے ہو، شیرف!" اس نے سوچنے کے لیے مہلت کی خاطر کہا۔

"انعام تمھاری زندہ یا مردہ گرفتاری پر ہے میری جان!" ڈولیسن ہنس کر بولا۔ "لیکن اب میں تمھیں زندہ گرفتار کر کے کوئی خطرہ مول لینا نہیں چاہتا۔"

ڈولیسن نے شست باندھی۔ پے در پے تین گولیاں چلیں ڈولیسن منہ کے بل گر گیا۔ لورین سائے کی طرح چلتی ہوئی سامنے آئی۔

"لورین!" ڈوناون خوشی سے چلایا، اور لورین دوڑ کر اس پر گر گئی۔ دونوں دیر تک اسی طرح پڑے رہے، پھر ڈوناون نے آہستہ سے کہا۔ "ہمارے دونوں دشمن ختم ہو گئے۔ ایک ڈوب گیا۔ دوسرا تمھارا نشانہ بن گیا۔ ہمارا انتقام پورا ہو گیا۔"

"ہاں۔ آؤ اب چیکولا کا پتا کریں۔" لورین نے جواب دیا۔

ڈوناون اس کا سہارا لے کر کھڑا ہو گیا۔ سڑک پر لڑائی ختم ہو چکی تھی۔ باتوں کی آواز آ رہی تھی۔ گویا بستی والے جیت گئے تھے۔ ڈوناون اور لورین آگے بڑھتے گئے۔

"چیکولا..." ڈوناون چلایا۔

"ہائی چیکولا!" لورین نے اس کا ساتھ دیا۔

انھیں جنگل کی پہنائی میں اپنی ہی آوازوں کی صدائے بازگشت سنائی دی۔ وہ چیکولا کو آوازیں دیتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔

"ریڈ جیک!" سڑک سے جوبیلس کی آواز آئی "تم کہاں ہو؟ یہاں آ جاؤ ریڈ جیک۔"

ڈوناون نے جواب نہیں دیا۔ بستی والوں سے اس کا عارضی تعلق ختم ہو چکا تھا۔ اس سرزمین پر اس کے اور چیکولا کے درمیان جو رشتہ تھا صرف وہ باقی تھا۔ وہ چیکولا کو تلاش کر رہا تھا... بلکہ اس کی لاش کو۔ وہ اگر زندہ ہوتا تو ڈوناون کی پہلی آواز پر چلا آتا۔

"سینور... سینور ڈوناون..." ایک درخت کے نیچے سے نحیف آواز آئی اور ڈوناون دوڑ کر گیا۔ چیکولا آخری سانس لے رہا تھا۔ اس کا سینہ خون سے تر تھا۔

"میں نے فارلن کو پا لیا سینور" اس نے رک رک کر کہا۔ "اسے ختم کر دیا۔" اس کے ہونٹوں پر بے جان مسکراہٹ ابھر آئی "اگر تم سرحد پار جاؤ تو میری بیوی اور بچوں سے ضرور ملنا۔ انھیں بتا دینا کہ ہائی چیکولا اب دنیا میں نہیں رہا ہے، لیکن یہ نہ بتانا کہ کس طرح مرا۔ بس مر گیا۔ اور سرحد پر میری کامیابی کی خوشی میں ایک ہوائی فائر کرنا۔ یہی کہنے کے لیے میری جان اٹکی ہوئی تھی لو، کو میرا سلام..." اس کی سانس اکھڑنے لگی اور وہ خاموش ہو گیا اس کی نظر لورین پر جمی پڑی تھی جو اس کے سرہانے کھڑی چپکے چپکے رو رہی تھی۔

*

وہ سب جوبیلس کے مکان میں بیٹھے تھے۔ ڈوناون کا بایاں بازو آستین سے باہر نکلا ہوا تھا اور شانے تک اس پر کپڑے کی چوڑی پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ کی کرسی پر لورین بیٹھی تھی۔ اس کے داہنے ہاتھ پر جوبیلس تھا اور اس کے ساتھ سانڈرس، دوسرے آدمی ادھر ادھر بیٹھے تھے۔

جوبیلس کہہ رہا تھا "یہ لڑکی مرضی ہے وہ جہاں چاہے جائے جہاں رہے۔ اگر اس کی خوشی ڈوناون کے ساتھ جانے میں ہے تو ہم میں سے کسی کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ البتہ ایک بات ہے مگر یہ ڈوناون کی بیوی بن کر یہاں رہنا چاہے تو ہم سب کو خوشی ہوگی۔ ہم انھیں ہر ممکن آسائش پہنچانے کی کوشش کریں گے اب تو زمین کا جھگڑا بھی ختم ہو گیا ہے۔ بدخواہ زمینداروں نے منہ کی کھائی ہے۔ اب وہ ہماری زمینوں اور چراگاہوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھیں گے۔ ہم سکھ سے رہیں گے ہماری زمینیں سونا اگلتی ہیں۔ مویشی صحت مند ہیں۔ آخر ڈوناون اور لورین کو کہیں نہ کہیں گھر تو بنانا ہے، پرسکون زندگی بسر کرنا ہے۔ ہم انھیں مکان، زمین، مویشی سب کچھ دیں گے۔"

"ایک اشتہاری مجرم کو؟ قانون کی گرفت سے نکلے ہوئے مفرور کو؟ کیا حکومت تمھیں اس کی اجازت دے گی؟" جوبیلس کی پوری بات سن کر ڈوناون نے کہا۔

"حکومت کوئی اچھا اور بڑا کام کرنے پر مجرم کو معاف بھی تو کر دیتی ہے" سانڈرس بول اٹھا "نیک چلنی پر تو سزا یافتہ مجرموں کو بھی جیل سے رہائی مل جاتی ہے۔ یہ افسر مجاز کے اختیار میں ہے کہ وہ جس مجرم کو چاہے اپنی ذمے داری پر حکومت سے سفارش کرے۔ تمھیں بھی معافی مل سکتی ہے۔ تمھیں اشتہاری مجرم قرار دینے کا اعلان واپس لیا جا سکتا ہے..."

"یہ میرے لیے کون کرے گا؟" ڈوناون نے کہا "مجھے ایسا افسر مجاز کہاں ملے گا؟"

سانڈرس نے قہقہہ لگایا اور بولا "علاقے کا مارشل اور کون! مجھے حکومت کی طرف سے یہاں کے حالات بچشم خود دیکھنے کے لیے بھیجا گیا ہے۔ میں نے رپورٹ تیار کر لی ہے۔ میں تمھارا نیا مارشل ہوں۔"

سب اس کی صورت دیکھنے لگے۔

